اپنے

عمو کے نام

جو

باقی دنیا کے لیے

احمد ندیم قاسمی

ہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

وہ سرِ شاخِ گل

(نذرِ احمد ندیم قاسمی)

وہ سایہ دار شجر
جو مجھ سے دور، بہت دور ہے، مگر اس کی
لطیف چھاؤں
سجل، نرم چاندنی کی طرح
مرے وجود مری شخصیت پہ چھائی ہے!
وہ ماں کی بانہوں کی مانند مہربان شاخیں
جو ہر عذاب میں مجھ کو سمیٹ لیتی ہیں
وہ ایک مشفقِ دیرینہ کی دعا کی طرح
شریر جھونکوں سے پتوں کی نرم سرگوشی
کلام کرنے کا لہجہ مجھے سکھاتی ہے
وہ دوستوں کی حسیں مسکراہٹوں کی طرح
شفق عذار، دھنک پیرہن شگوفے، جو
مجھے زمیں سے محبت کا درس دیتے ہیں!

اداسیوں کی کسی جانگداز ساعت میں
میں اس کی شاخ پر سر رکھ کے جب بھی روئی ہوں
تو میری پلکوں نے محسوس کر لیا فوراً
بہت ہی نرم سی اک پنکھڑی کا شیریں لمس!

(نمی تھی آنکھ میں لیکن میں مسکرائی ہوں!)
کڑی ہے دھوپ
تو پھر برگ برگ ہے شبنم

تپاں ہوں لہجے
تو پھر پھول پھول ہے ریشم
ہرے ہوں زخم
تو سب کونپلوں کا رس مرہم!

وہ ایک خوشبو
جو میرے وجود کے اندر
صداقتوں کی طرح زینہ زینہ اتری ہے
کرن کرن مری سوچوں میں جگمگاتی ہے
(مجھے قبول، کہ وجداں نہیں یہ چاند مرا
یہ روشنی مجھے ادراک دے رہی ہے مگر!)

وہ ایک جھونکا
جو اس شہرِ گل سے آیا تھا
اب اس کے ساتھ بہت دور جا چکی ہوں میں
میں ایک ننھی سی بچی ہوں اور خموشی سے
بس اس کی انگلیاں تھامے، اور آنکھیں بند کیے
جہاں جہاں لیے جاتا ہے، جا رہی ہوں میں!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

وہ رات میں، مرے آنگن پہ ٹھہرنے والا
شفیق، نرم زباں، مہرباں بادل ہے

مرے دریچوں میں جب چاندنی نہیں آتی
جو بے چراغ کوئی شب اترنے لگتی ہے
تو میری آنکھیں کرن کے شجر کو سوچتی ہیں

دبیز پردے، نگاہوں سے ہٹنے لگتے ہیں
ہزار چاند، سرِ شاخِ گل ابھرتے ہیں!

All rights reserved. ©2002-2006

☆

چلی ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا مقابلہ ٹھہرا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

احتیاط

سوتے میں بھی
چہرے کو آنچل سے چھپائے رہتی ہوں
ڈر لگتا ہے
پلکوں کی ہلکی سی لرزش
ہونٹوں کی موہوم سی جنبش
گالوں پر رہ رہ کے اترنے والی دھنک
لہو میں چاند رچاتی اس ننھی سی خوشی کا نام نہ لے لے
نیند میں آئی ہوئی مسکان
کسی سے دل کی بات نہ کہہ دے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

اعتراف

جانے کب تک تری تصویر نگاہوں میں رہی
ہوگئی رات ترے عکس کو تکتے تکتے

میں نے پھر تیرے تصور کے کسی لمحے میں
تیری تصویر پہ لب رکھ دیے آہستہ سے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

کانچ کی سُرخ چوڑی

کانچ کی سُرخ چوڑی
مرے ہاتھ میں
آج ایسے کھنکنے لگی
جیسے کل رات، شبنم سے لکھی ہوئی
ترے ہاتھ کی شوخیوں کو
ہواؤں نے سُر دے دیا ہو!

IqbalCyberLibrary All rights reserved. ©2002-2006

گُماں

میں کچی نیند میں ہوں
اور اپنے نیم خوابیدہ تنفّس میں اترتی
چاندنی کی چاپ سنتی ہوں
گُماں ہے
آج بھی شاید مرے ماتھے پہ تیرے لب، ستارے ثبت کرتے ہیں!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

پیار

ابرِ بہار نے
پھول کا چہرہ
اپنے بنفشی ہاتھ میں لے کر
ایسے چوما
پھول کے سارے دُکھ
خوشبو بن کر بہہ نکلے ہیں!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

نوید

سماعتوں کو نوید ہو۔ کہ
ہوائیں خوشبو کے گیت لے کر
دریچہ گُل سے آ رہی ہیں!
کھُلی آنکھوں میں سپنا جھانکتا ہے
وہ سویا ہے کہ کچھ کچھ جاگتا ہے

تری چاہت کے بھیگے جنگلوں میں
مرا تن، مور بن کر ناچتا ہے

مجھے ہر کیفیت میں کیوں نہ سمجھے
وہ میرے سب حوالے جانتا ہے

میں اس کی دسترس میں ہوں، مگر وہ
مجھے میری رضا سے مانگتا ہے

کسی کے دھیان میں ڈوبا ہوا دل
بہانے سے مجھے بھی ٹالتا ہے

سڑک کو چھوڑ کر چلنا پڑے گا
کہ میرے گھر کا کچا راستہ ہے

☆

آج ملبوس میں ہے کیسی تھکن کی خوشبو
رات بھر جاگی ہوئی جیسے دُلہن کی خوشبو

پیرہن میرا مگر اس کے بدن کی خوشبو
اُس کی ترتیب ہے ایک ایک شکن کی خوشبو

موجۂ گُل کو ابھی اذنِ تکلم نہ ملے
پاس آتی ہے کسی نرم سخن کی خوشبو

قامتِ شعر کی زیبائی کا عالم مت پوچھ
مہرباں جب سے ہے اس سرو بدن کی خوشبو

ذکر شاید کسی خورشید بدن کا بھی کرے
کُو بہ کُو پھیلی ہوئی میرے گہن کی خوشبو

عارضِ گُل کو چھوا تھا کہ دھنک سی بکھری
کس قدر شوخ ہے ننھی سی کرن کی خوشبو

کس نے زنجیر کیا ہے رمِ آہو چشماں
نکہتِ جاں ہے انہیں دشت و دمن کی خوشبو

اس اسیری میں ہر سانس کے ساتھ آتی ہے
صحن زنداں میں انہیں دشتِ وطن کی خوشبو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ایکسٹیسی

سبز مدھم روشنی میں سُرخ آنچل کی دھنک
سرد کمرے میں مچلتی گرم سانسوں کی مہک

بازوؤں کے سخت حلقے میں کوئی نازک بدن

سلوٹیں ملبوس پر، آنچل بھی کچھ ڈھلکا ہوا
گرمیٔ رخسار سے دہکی ہوئی ٹھنڈی ہوا

نرم زلفوں سے ملائم انگلیوں کی چھیڑ چھاڑ

سُرخ ہونٹوں پر شرارت کے کسی لمحے کا عکس
ریشمیں بانہوں میں چوڑی کی کبھی مدھم کھنک

شرمگیں لہجوں میں دھیرے سے کبھی چاہت کی بات

دو دلوں کی دھڑکنوں میں گونجتی تھی اک صدا
کانپتے ہونٹوں پہ تھی اللہ سے صرف اک دعا

کاش یہ لمحے ٹھہر جائیں، ٹھہر جائیں، ذرا!

www.IqbalCyberLibrary.net All rights reserved © 2002-2006

☆

ایک شعر

خوشبو بتا رہی کہ وہ راستے میں ہے
موج ہوا کے ہاتھ میں اس کا سراغ ہے

IqbalCyberLibrary.Net
WWW.
All rights reserved.
©2002-2006

پرزم

پانی کے اک قطرے میں
جب سورج اُترے
رنگوں کی تصویر بنے
دھنک کی ساتوں قوسیں
اپنی بانہیں پھیلائیں
قطرے کے ننھے سے بدن میں
رنگوں کی دنیا کھنچ آئے!

میرا بھی اک سورج ہے
جو میرا تن چُھو کر مجھ میں
قوسِ قزح کے پھول اُگائے
ذرا بھی اس نے زاویہ بدلا
اور میں ہو گئی
پانی کا اک سادہ قطرہ
بے منظر، بے رنگ!

IqbalCyberLibrary
All rights reserved
©2002-2006

گئے جنم کی صدا

وہ ایک لڑکی۔
کہ جس سے شاید میں ایک پل بھی نہیں ملی ہوں
میں اس کے چہرے کو جانتی ہوں
کہ اس کا چہرہ
تمہاری نظموں، تمہارے گیتوں کی چلمنوں سے اُبھر رہا ہے
یقین جانو
مجھے یہ چہرہ تمہارے اپنے وجود سے بھی عزیز تر ہے
کہ اس کی آنکھوں میں
چاہتوں کے وہی سمندر چھپے ہیں
جو میری اپنی آنکھوں میں موجزن ہیں
وہ تم کو اک دیوتا بنا کر، مری طرح پوجتی رہی ہے
اس ایک لڑکی کا جسم
خود میرا ہی بدن ہے
وہ ایک لڑکی۔
جو میرے اپنے گئے جنم کی مدھر صدا ہے!

☆

پہلے پہل

شکن چپ ہے
بدن خاموش ہے
گالوں پہ ویسی تمتماہٹ بھی نہیں، لیکن
میں گھر سے کیسے نکلوں گی
ہوا، چنچل سہیلی کی طرح باہر کھڑی ہے
دیکھتے ہی مسکرائے گی!
مجھے چھو کر تری ہر بات پالے گی
تجھے مجھ سے چُرالے گی
زمانے بھر سے کہہ دے گی، میں تجھ سے مل کے آئی ہوں!
ہوا کی شوخیاں یہ
اور میرا بچپنا ایسا
کہ اپنے آپ سے بھی میں
تری خوشبو چھپاتی پھر رہی ہوں!

☆

قریۂ جاں میں کوئی پھول کھلانے آئے
وہ مرے دل پہ نیا زخم لگانے آئے

میرے ویران دریچوں میں بھی خوشبو جاگے
وہ مرے گھر کے در و بام سجانے آئے

اس سے اک بار تو روٹھوں میں اسی کی مانند
اور مری طرح سے وہ مجھ کو منانے آئے

اسی کوچے میں کئی اس کے شناسا بھی تو ہیں
وہ کسی اور سے ملنے کے بہانے آئے

اب نہ پوچھوں گی میں کھوئے ہوئے خوابوں کا پتہ
وہ اگر آئے تو کچھ بھی نہ بتانے آئے

ضبط کی شہر پناہوں کی، مرے مالک! خیر
غم کا سیلاب اور مجھ کو بہانے آئے

☆

چہرہ میرا تھا، نگاہیں اُس کی
خامشی میں بھی وہ باتیں اُس کی

میرے چہرے پہ غزل لکھتی گئیں
شعر کہتی ہوئی آنکھیں اُس کی

شوخ لمحوں کا پتہ دینے لگیں
تیز ہوتی ہوئی سانسیں اُس کی

ایسے موسم بھی گزارے ہم نے
صبحیں جب اپنی تھیں، شامیں اُس کی

دھیان میں اس کے یہ عالم تھا کبھی
آنکھ مہتاب کی یادیں اُس کی

رنگ جوئندہ وہ، آئے تو سہی!
پھول تو پھول ہیں، شاخیں اُس کی

All rights reserved. ©2002-2006

فیصلہ موجِ ہوا نے لکھا!
آندھیاں میری، بہاریں اُس کی

خود پہ بھی کھلتی نہ ہو جس کی نظر
جانتا کون زبانیں اُس کی

نیند اس سوچ سے ٹوٹی اکثر
کس طرح کٹتی ہیں راتیں اُس کی

دور رہ کر بھی سدا رہتی ہیں
مجھ کو تھامے ہوئے بانہیں اُس کی

کنگن بیلے کا

اس نے میرے ہاتھ میں باندھا
اُجلا کنگن بیلے کا
پہلے پیار سے تھامی کلائی
بعد اُس نے ہولے ہولے پہنایا
گہنا پھولوں کا
پھر جھک کر ہاتھ کو چوم لیا!
پھول تو آخر پھول ہی تھے
مرجھا ہی گئے
لیکن میری راتیں اب تک ان کی خوشبو سے اب
تک روشن ہیں
بانہوں پر وہ لمس ابھی تک تازہ ہے
(شاخِ صنوبر پر اک چاند دمکتا ہے!)
پھول کا گہنا
پریم کا کنگن
پیار کا بندھن
اب تک میری یاد کے ہاتھ سے لپٹا ہوا ہے!

دھیان

ہرے لان میں
سُرخ پھولوں کی چھاؤں میں بیٹھی ہوئی
میں تجھے سوچتی ہوں
مری انگلیاں
سبز پتّوں کو چُھوتی ہوئی
تیرے ہمراہ گزرے ہوئے موسموں کی مہک چُن
رہی ہیں
وہ دل کش مہک
جو مرے ہونٹوں پہ آ کے ہلکی گلابی ہنسی بن گئی ہے!
دور اپنے خیالوں میں گُم
شاخ در شاخ
اک تیتری، خوشنما پَر سمیٹے ہوئے، اُڑ رہی ہے
مجھے ایسا محسوس ہونے لگا ہے
جیسے مجھ کو بھی پَر مل گئے ہوں!

☆

عکسِ خوشبو ہوں، بکھرنے سے نہ روکے کوئی
اور بکھر جاؤں تو مجھ کو نہ سمیٹے کوئی

کانپ اٹھتی ہوں میں یہ سوچ کے تنہائی میں
میرے چہرے پہ ترا نام نہ پڑھ لے کوئی

جس طرح خواب مرے ہو گئے ریزہ ریزہ
اس طرح سے نہ کبھی ٹوٹ کے بکھرے کوئی

میں تو اس دن سے ہراساں ہوں کہ جب حکم ملے
خشک پھولوں کو کتابوں میں نہ رکھے کوئی

اب تو اس راہ سے وہ شخص گزرتا بھی نہیں
اب کس امید پہ دروازے سے جھانکے کوئی

کوئی آہٹ، کوئی آواز، کوئی چاپ نہیں
دل کی گلیاں بڑی سنسان ہیں، آئے کوئی

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

وہ رت بھی آئی کہ میں پھول کی سہیلی ہوئی
مہک میں چمپا کلی، روپ میں چنبیلی ہوئی

میں سرد رات کی برکھا سے کیوں نہ پیار کروں
یہ رت تو ہے مرے بچپن کے ساتھ کھیلی ہوئی

زمیں پہ پاؤں نہیں پڑ رہے تکبر سے
نگارِ غم کوئی دلہن نئی نویلی ہوئی

وہ چاند بن کے مرے ساتھ ساتھ چلتا رہا
میں اس کے ہجر کی راتوں میں کب اکیلی ہوئی

جو حرف سادہ کی صورت ہمیشہ لکھی گئی
وہ لڑکی تیرے لئے کس طرح پہیلی ہوئی

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

ہم سے جو کہنا ہے وہ بعد میں کہہ
اچھی ندیا! آج ذرا آہستہ بہہ

ہوا! مرے جوڑے میں پھول سجاتی جا
دیکھ رہی ہوں اپنے من موہن کی راہ

اس کی خفگی جاڑے کی نرماتی دھوپ
پاروسکھی! اس حدت کو ہنس کھیل کے سہہ

آج تو سچ مچ کے شہزادے آئیں گے
نندیا پیاری! آج نہ کچھ پریوں کو کہہ

دوپہروں میں جب گہرا سناٹا ہو
شاخوں شاخوں موجِ ہوا کی صورت بہہ

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

نن

وہ میری ہم سبق
زمین پر جو ایک آسمانی روح کی طرح سفر میں ہے
سفید پیرہن، گلے میں نقرئی صلیب
ہونٹ __ مستقل دعا!
میں اس کو ایسے دیکھتی تھی جیسے ذرہ آفتاب کی طرح نظر اٹھائے!
پر یہ کل کو ذکر ہے
کہ جب میں اپنے بازوؤں پہ سر رکھے
ترے لئے بہت اداس تھی
تو مرے قریب آئی
اور مجھ سے کیٹس کے لکھے ہوئے کسی خیال تک رسائی چاہنے لگی
سو میں نے اس کو شاعرِ جمال کی شریکِ خواب، فینی کا پتہ دیا

مگر وہ میری بات سُن کے سادگی سے بولی:
پیار کس کو کہتے ہیں؟
میں لمحہ بھر کو گنگ رہ گئی!

دماغ سوچنے لگا
یہ کتنی بدنصیب ہے
جو چاہتوں کی لذتوں سے بے خبر ہے

میں اس کی سمت پھر نگاہ کی

اور اس سے

مجھے مری محبتیں تمام تر دکھوں کے ساتھ یاد آ گئیں

محبتوں کے دکھ۔ عظیم دکھ!

مجھے لگا

کہ جیسے ذرہ۔ آفتاب کے مقابلے میں بڑھ گیا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اُس وقت

جب آنکھوں میں شام اترے
پلکوں پہ شفق پھولے
کاجل کی طرح، میری
آنکھوں کو دھنک چھولے
اس وقت کوئی اس کو
آنکھوں سے مری دیکھے
پلکوں سے مری چومے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

ایک شعر

ہمیں خبر ہے، ہوا کا مزاج رکھتے ہو،
مگر یہ کیا، کہ ذرا دیر کو رُکے بھی نہیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اندیشہ ہائے دور دراز

اداس شام دریچوں میں مسکراتی ہے
ہوا بھی، دھیمے سروں میں کوئی اداس سا گیت
مرے قریب سے گزرے، تو گنگناتی ہے

مری طرح سے شفق بھی کسی کی سوچ میں ہے
میں اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوں
مری نگاہ دھندلکوں میں الجھی جاتی ہے

نہ رنگ ہے، نہ کرن ہے، نہ روشنی، نہ چراغ
نہ تیرا ذکر، نہ تیرا پتہ، نہ تیرا سراغ
ہوا سے، خشک کتابوں کے اڑ رہے ہیں ورق

مگر میں بھول چکی ہوں تمام ان کے سبق
ابھر رہا ہے تخیل میں بس ترا چہرہ
میں اپنی پلکیں جھپکتی ہوں اس کو دیکھتی ہوں

میں اس کو دیکھتی ہوں اور ڈر کے سوچتی ہوں
کہ کل یہ چہرہ کسی اور ہاتھ میں پہنچے
تو میرے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کوئی تحریر

جو ان خطوط میں روشن ہے آگ کی مانند
نہ ان ذہین نگاہوں کی زد میں آ جائے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

اپنی رسوائی، ترے نام کا چرچا دیکھوں
اک ذرا شعر کہوں اور میں کیا کیا دیکھوں

نیند آجائے تو کیا محفلیں برپا دیکھوں
آنکھ کھل جائے تو تنہائی کا صحرا دیکھوں

شام بھی ہوگئی، دھندلا گئیں آنکھیں بھی مری
بھولنے والے، میں کب تک ترا رستا دیکھوں

ایک اک کر کے مجھے چھوڑ گئیں سب سکھیاں
آج میں خود کو تری یاد میں تنہا دیکھوں

کاش صندل سے مری مانگ اجالے آ کر
اتنے غیروں میں وہی، ہاتھ جو اپنا دیکھوں

تو مرا کچھ نہیں لگتا ہے مگر جانِ حیات!
جانے کیوں تیرے لئے دل کو دھڑکتا دیکھوں

بند کر کے مری آنکھیں وہ شرارت سے ہنسے
بوجھے جانے کا میں ہر روز تماشا دیکھوں

سب ضدیں اس کی میں پوری کروں، ہر بات سنوں
ایک بچے کی طرح سے اسے ہنستا دیکھوں

مجھ پہ چھا جائے وہ برسات کی خوشبو کی طرح
انگ انگ اپنا اسی رت میں مہکتا دیکھوں

پھول کی طرح مرے جسم کا ہر لب کھل جائے
پنکھڑی پنکھڑی ان ہونٹوں کا سایہ دیکھوں

میں نے جس لمحے کو پوجا ہے، اسے بس اک بار
خواب بن کر تری آنکھوں میں اترتا دیکھوں

تو مری طرح سے یکتا ہے، مگر مرے حبیب!
جی میں آتا ہے کوئی اور بھی تجھ سا دیکھوں

ٹوٹ جائیں کہ پگھل جائیں مرے کچے گھڑے
تجھ کو میں دیکھوں کہ یہ آگ کا دریا دیکھوں

پیشکش

اتنے اچھے موسم میں
روٹھنا نہیں اچھا
ہار جیت کی باتیں
کل پہ ہم اٹھا رکھیں
آج دوٹق کر لیں!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

سکوں بھی خواب ہوا، نیند بھی ہے کم کم پھر
قریب آنے لگا دوریوں کا موسم پھر

بنا رہی ہے تری یاد مجھ کو سلکِ گہر
پرو گئی مری پلکوں میں آج شبنم پھر

وہ نرم لہجے میں کچھ کہہ رہا ہے پھر مجھ سے
چھڑا ہے پیار کے کومل سُروں میں مدھم پھر

تجھے مناؤں کہ اپنی انا کی بات سنوں
الجھ رہا ہے مرے فیصلوں کا ریشم پھر

نہ اس کی بات میں سمجھوں نہ وہ مری نظریں
معاملاتِ زباں ہو چلے ہیں مبہم پھر

یہ آنے والا نیا دکھ بھی اس کے سر ہی گیا
چٹخ گیا مری انگشتری کا نیلم پھر

وہ ایک لمحہ کہ جب سارے رنگ ایک ہوئے
کسی بہار نے دیکھا نہ ایسا سنگم پھر

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved
©2002-2006

بہت عزیز ہیں آنکھیں مری اسے، لیکن
وہ جاتے جاتے انہیں کرگیا ہے پُر نم پھر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

چارہ گر ہار گیا ہو جیسے
اب تو مرنا ہی دوا ہو جیسے

مجھ سے بچھڑا تھا وہ پہلے بھی مگر
اب کے یہ زخم نیا ہو جیسے

میرے ماتھے پہ ترے پیار کا ہاتھ
روح پر دستِ صبا ہو جیسے

یوں بہت ہنس کے ملا تھا، لیکن
دل ہی دل میں وہ خفا ہو جیسے

سر چھپائیں تو بدن کھلتا ہے
زیست مفلس کی ردا ہو جیسے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اتنا معلوم ہے!

اپنے بستر پہ بہت دیر سے میں نیم دراز
سوچتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں پر ہو گا

میں یہاں ہوں مگر اس کوچہ رنگ و بو میں
روز کی طرح سے وہ آج بھی آیا ہو گا

اور جب اس وہاں مجھ کو نہ پایا ہو گا!؟
آپ کو علم ہے، وہ آج نہیں آئی ہیں؟

میری ہر دوست سے اس نے یہی پوچھا ہو گا
کیوں نہیں آئی وہ۔ کیا بات ہوئی ہے آخر

خود سے اس بات پہ سو بار وہ الجھا ہو گا
کل وہ آئے گی تو میں اس سے نہیں بولوں گا

آپ ہی آپ کئی بار وہ روٹھا ہو گا
وہ نہیں ہے تو بلندی کا سفر کتنا کٹھن

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے یہ سوچا ہو گا
راہداری میں، ہرے لان میں، پھولوں کے قریب

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

اس نے ہر سمت مجھے آن کے ڈھونڈا ہو گا
نام بھولے سے جو میرا کہیں آیا ہو گا

غیر محسوس طریقے سے وہ چونکا ہو گا
ایک جملے کو کئی بار سنایا ہو گا

بات کرتے ہوئے سو بار وہ بھولا ہو گا
یہ جو لڑکی نئی آئی ہے، کہیں وہ تو نہیں

اس نے ہر چہرہ یہی سوچ کے دیکھا ہو گا
جان، محفل ہے، مگر آج فقط میرے بغیر

ہائے کس درجہ وہی بزم میں تنہا ہو گا
کبھی سناٹوں سے وحشت جو ہوئی ہو گی اسے

اس بے ساختہ پھر مجھ کو پکارا ہو گا
چلتے چلتے کوئی مانوس سی آہٹ پا کر

دوستوں کو بھی کسی عذر سے روکا ہو گا
یاد کر کے مجھے، نم ہو گئی ہوں گی پلکیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2006

آنکھ میں پڑ گیا کچھ کہہ کے یہ ٹالا ہو گا
اور گھبرا کے کتابوں میں جو لی ہو گی پناہ

ہر سطر میں مرا چہرہ ابھر آیا ہو گا
جب ملی ہوگی اسے میری علالت کی خبر

اس نے آہستہ سے دیوار کو تھاما ہو گا
سوچ کر یہ، کہ بہل جائے پریشانیِ دل
یونہی بے وجہ، کسی شخص کو روکا ہو گا!

اتفاقاً مجھے اس شام مری دوست ملی
میں نے پوچھا کہ سنو ۔ آئے تھے وہ ؟ کیسے تھے ؟

مجھ کو پوچھا تھا ؟ مجھے ڈھونڈا تھا چاروں جانب؟
اس نے اک لمحے کو دیکھا مجھے اور پھر ہنس دی ۔

کیا کہا اس نے مجھے یاد نہیں ہے ۔ لیکن
اتنا معلوم ہے، خوابوں کا بھرم ٹوٹ گیا!

ایک شعر

تو بدلتا ہے تو بے ساختہ میری آنکھیں
اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے الجھ جاتی ہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

خلش

عجیب طرزِ ملاقات اب کے بار رہی
تمہی تھے بدلے ہوئے یا مری نگاہیں تھیں!

تمہاری نظروں سے لگتا تھا جیسے میری بجائے
تمہارے گھر میں کوئی اور شخص آیا ہے
تمہارے عہدے کی دینے تمہیں مبارکباد
سو تم نے میرا سواگت اسی طرح سے کیا
جو افسرانِ حکومت کے ایٹی کیٹ میں ہے!

تکلفاً مرے نزدیک آ کے بیٹھ گئے
پھر اہتمام سے موسم کا ذکر چھیڑ دیا
کچھ اس کے بعد سیاست کی بات بھی نکلی
ادب پہ بھی کوئی دو چار تبصرے فرمائے
مگر نہ تم نے ہمیشہ کی طرح یہ پوچھا
کہ وقت کیسا گزرتا ہے تیرا، جانِ حیات!

پہاڑ دن کی اذیت کی میں کتنی شدت ہے
اجاڑ رات کی تنہائی کیا قیامت ہے!
شبوں کی ست روی کا تجھے بھی شکوہ ہے؟

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved ©2002-06

غمِ فراق کے قصے، نشاطِ وصل کا ذکر
روایتاً ہی سہی، کوئی بات تو کرتے!

آنے والی کل کا دکھ

مری نظر میں ابھر رہا ہے
وہ ایک لمحہ
کہ جب کسی کی حسین زلفوں کی نرم چھاؤں میں آنکھ موندے
گئے دنوں کا خیال کر کے
تم ایک لمحے کو کھو سے جاؤ گے اور شاید
نہ چاہ کر بھی اداس ہو گے
تو کوئی شیریں نوا یہ پوچھے گی۔
میری جاں! تم کو کیا ہوا ہے؟
یہ کس تصور میں کھو گئے ہو؟
تمہارے ہونٹوں پہ صبح کی اولین کرن کی طرح سے ابھرے گی
مسکراہٹ
تم اس کے رخسار تھپتھپا کے
کہو گے اس سے۔
میں ایک لڑکی کو سوچتا ہوں
عجیب لڑکی تھی۔ کتنی پاگل!
تمہاری ساتھی کی خوبصورت جبیں پہ کوئی شکن بنے گی
تو تم بڑے پیار سے ہنسو گے
کہو گے اس سے
ارے وہ لڑکی

وہ میرے جذبات کی حماقت

وہ اس قدر بے وقوف

مرے لئے کب کی مر چکی ہے!

پھر اپنی ساتھی کی نرم زلفوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے تم

کہو گے اس سے

چلو، نئے آنے والی کل میں

ہم اپنے ماضی کو دفن کر دیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

شرط

ترا کہنا ہے۔

مجھ کو خالقِ کون و مکاں نے

کتنی ڈھیروں نعمتیں دی ہیں

مری آنکھوں میں گہری شام کا دامن کشاں جادو

مرے لہجے کی نرمی موجِ گل نے تراشی ہے

مرے الفاظ پر قوسِ قزح کی رنگ پاشی ہے

مرے ہونٹوں میں ڈیزی کے گلابی پھول کی رنگت

مرے رخسار پر گلنار شاموں کی جواں حدت

مرے ہاتھوں میں پنکھڑیوں کی شبنم لمس نرمی ہے

مرے بالوں میں برساتوں کی راتیں اپنا راستہ بھول جاتی ہیں

میں جب دھیمے سُروں میں گیت گاتی ہوں

تو ساحل کی ہوائیں

ادھ کھلے ہونٹوں میں پیاسے گیت لے کر

سایۂ گل میں سمٹ کر بیٹھ جاتی ہیں

مرا فن سوچ کو تصویر دیتا ہے

میں حرفوں کو نیا چہرہ

تو چہروں کو حروفِ نو کا رشتہ نذر کرتی ہوں

زباں تخلیق کرتی ہوں۔''

ترا کہنا مجھے تسلیم ہے

میں مانتی ہوں

اس نے میری ذات کو بے حد نوازا ہے

خدائے برگ و گل کے سامنے

میں بھی دعا میں ہوں سراپا شکر ہوں

اس نے مجھے اتنا بہت کچھ دے دیا۔ لیکن

تجھے دے دے تو میں جانوں!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

بس اتنا یاد ہے

دعا تو جانے کون سی تھی
ذہن میں نہیں
بس اتنا یاد ہے
کہ دو ہتھیلیاں ملی ہوئی تھیں
جن میں ایک میری تھی
اور اک تمہاری!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

وہ جب سے شہرِ خرابات سے روانہ ہوا
براہ راست ملاقات کو زمانہ ہوا

وہ شہر چھوڑ کے جانا تو کب سے چاہتا تھا
یہ نوکری کا بلاوا تو اک بہانہ ہوا

خدا کرے تری آنکھیں ہمیشہ ہنستی رہیں
یہ آنکھیں جن کو کبھی دکھ کا حوصلہ نہ ہوا

کنارِ صحنِ چمن سبز بیل کے نیچے
وہ روز صبح کا ملنا تو اب فسانہ ہوا

میں سوچتی ہوں کہ مجھ میں کمی تھی کس شے کی
کہ سب کا ہو کے رہا وہ، بس اک مرا نہ ہوا

کسے بلاتی ہیں آنگن کی چمپئی شامیں
کہ وہ اب اپنے نئے گھر میں بھی پرانا ہوا

دھنک کے رنگ میں ساری تو رنگ لی میں نے
اور اب یہ دکھ، کہ پہن کر کسے دکھانا ہوا

میں اپنے کانوں میں بیلے کے پھول کیوں پہنوں
زبانِ رنگ سے کس کو مجھے بلانا ہوا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

پھر مرے شہر سے گزرا ہے وہ بادل کی طرح
دستِ گل پھیلا ہوا ہے مرے آنچل کی طرح

کہہ رہا ہے کسی موسم کی کہانی اب تک
جسم برسات میں بھیگے ہوئے جنگل کی طرح

اونچی آواز میں اس نے تو کبھی بات نہ کی
خفگیوں میں بھی وہ لہجہ رہا کومل کی طرح

مل کے اس شخص سے میں لاکھ خموشی سے چلوں
بول اٹھتی ہے نظر، پاؤں کی چھاگل کی طرح

پاس جب تک وہ رہے درد تھما رہتا ہے
پھیلتا جاتا ہے پھر آنکھ کے کاجل کی طرح

اب کسی طور سے گھر جانے کی صورت ہی نہیں
راستے میرے لیے ہو گئے دلدل کی طرح

جسم کے تیرہ و آسیب زدہ مندر میں
دل سرِشام سلگ اٹھتا ہے صندل کی طرح

مری دعا ترے زخشِ صبا خرام کے نام

مری دعا ترے زخشِ صبا کرام کے نام!

ہوا کے ہاتھ اسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ میں نے اپنی محبت سپرد کی ہے تجھے
سو دیکھ! میری امانت سنبھال کے رکھنا
اسے بہار کی نرماہٹوں نے پالا ہے
سو اس کو گرم ہوا سے بہت بچا رکھنا
یہ گل عذار نہیں آشنائے سختیِ گِل
یہ ساتھ ہو تو بہت احتیاط سے چلنا
مزاج اس کا ہواؤں کی طرح سر کش ہے
سو اس کی جنبشِ ابرو کو دیکھتے رہنا
نہیں، یہ سننے کا عادی نہیں رہا ہے کبھی
سو اس کی بات، وہ کیسی ہو، مانتے رہنا

اطاعت اس کی بہر گام اب ہے تیرا کام!

ہوا کے ساتھ اسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ خوش نصیب ہے تو اس کا ہمسفر ٹھہرا
میں تیرہ بخت تھی، اس سے بچھڑ گئی کب کی
بھٹک رہی ہوں گھنے جنگلوں میں اب تنہا

تو اس کے لمس سے ہر روز زندگی پائے
میں اس کے ہجر میں ہر رات لمسِ مرگ چکھوں
ترے گلے میں وہ ہر روز بانہیں ڈالتا ہے
مرے بدن کو وہ حلقہ مگر نصیب نہیں
وہ تیرے جسم سے کتنا قریب ہوتا ہے
مگر میں اس کے بدن کی مہک کہاں ڈھونڈوں
کہ اس کے شہر کی پاگل ہوائیں۔ میرے گھر
نجانے کون سی گلیوں سے ہو کے آتی ہیں
کہ وہ مہک کہیں رستے میں چھوٹ جاتی ہے
اسی یاد میں ہوتی ہے اب تو صبح و شام
ہوا کے ہاتھ اسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ تیری عمر خدائے ازل دراز کرے
جو خواب بھی تری آنکھوں میں ہو، وہ پورا ہو
کہ تیرے ساتھ نے اس کو بہت کو خوشی دی ہے
وہ اپنے سارے رفیقوں میں سربلند ہوا!
شکستہ دل تھا مگر آج ارجمند ہوا
غریب شہر کو جینے کا آسرا تو دیا
بہت اداس تھا، تو نے اسے ہنسا تو دیا
(میں کس زباں میں، بتا، تجھ کو شکریہ لکھوں؟)
دعا یہ ہے کہ تجھے ہر خوشی میسر ہو
اسی طرح سے کبھی تو بھی سر اٹھا کے چلے
کبھی تجھے بھی کوئی بھیجے تہنیت کا پیام!

ہوا کے ساتھ اسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ اپنے آقا کے ہمراہ سیر کو نکلے
تو اسپ تازی، کسی دن زقند ایسی بھرے
کہ اڑ کے میرے نگر، میرے شہر آ پہنچے

تمام عمر دعائیں رہیں گی اس کے نام!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

تمام رات میرے گھر کا ایک در کھلا رہا
میں راہ دیکھتی رہی، وہ راستہ بدل گیا

وہ شہر ہے کہ جادو گرنیوں کا کوئی دیس ہے
وہاں تو جو گیا، کبھی بھی لوٹ کر نہ آسکا

میں وجہِ ترکِ دوستی کو سن کے مسکرائی ــــ تو
وہ چونک اُٹھا، عجب نظر سے مجھ کو دیکھنے لگا

بچھڑ کے مجھ سے خلق کو عزیز ہو گیا ہے تو
مجھے تو جو کوئی ملا، تجھی کو پوچھتا رہا

وہ دلنواز لمحے بھی گئی رتوں میں آئے ــــ جب
میں خواب دیکھتی رہی، وہ مجھ کو دیکھتا رہا!

وہ جس کی ایک پل کی بے رخی بھی دل کو بار تھی
اُسے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ــــ مجھ کو بھول جا

دمک رہا ہے ایک چاند سا جبیں پہ اب تلک
گریز پا محبّتوں کا کوئی پل ٹھہر گیا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اس کے مسیحا کے لیے ایک نظم

اجنبی!
کبھی زندگی میں اگر تو اکیلا ہو
اور درد حد سے گزر جائے
آنکھیں تری
بات بے بات رو پڑیں
تب کوئی اجنبی
تیری تنہائی کے چاند کا نرم ہالہ بنے
تیری قامت کا سایہ بنے
تیرے زخموں پہ مرہم رکھے
تیری پلکوں سے شبنم چُنے
تیرے دُکھ کا مسیحا بنے!

تشکّر

دشتِ غربت میں جس پیڑ نے
میرے تنہا مسافر کی خاطر گھنی چھاؤں پھیلائی ہے
اس کی شادابیوں کے لیے
میری سب اُنگلیاں
ہوا میں دعا لکھ رہی ہیں!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

وہ عکسِ موجۂ گل تھا چمن چمن میں رہا
وہ رنگ رنگ میں اترا، کرن کرن میں رہا

وہ نام حاصلِ فن ہو کے میرے فن میں رہا
کہ روح بن کے مری سوچ کے بدن میں رہا

سکونِ دل کے لئے میں کہاں کہاں نہ گئی
مگر یہ دل، کہ سدا اس کی انجمن میں رہا

وہ شہر والوں کے آگے کہیں مہذب تھا
وہ ایک شخص جو شہروں سے دور بن میں رہا

چراغ بجھتے رہے اور خواب جلتے رہے
عجیب طرز کا موسم مرے وطن میں رہا!

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

ایک شعر

میں جب بھی چاہوں، اسے چھو کے دیکھ سکتی ہوں
مگر وہ شخص کہ لگتا ہے اب بھی خواب ایسا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ویسٹ لینڈ

ایلیٹ کی مشہور نظم (ویسٹ لینڈ) سے متاثر ہو کر

ترے بغیر سرد موسموں کے خوشگوار دن اداس ہیں
فضا میں دکھ رچا ہوا ہے!
ہوا کوئی اداس گیت گنگنا رہی ہے
پھول کے لبوں پہ پیاس ہے
ایسا لگتا ہے
ہوا کی آنکھیں روتے روتے خشک ہو گئی ہوں
صبا کے دونوں ہاتھ خالی ہیں
کہ شہر میں ترا کہیں پتہ نہیں
سانس لینا کس قدر محال ہے!

اداسیاں اداسیاں
تمام سبز سایہ دار پیڑوں نے
ترے بغیر وحشتوں میں اپنے پیرہن کو تار تار کر دیا ہے
اب کسی شجر کے جسم پر قبا نہیں
سوکھے زرد پتے
کو بہ کو تری تلاش میں بھٹک رہے ہیں

اداسیاں اداسیاں!
مرے دریچوں میں گلابی دھوپ روز جھانکتی ہے
مگر اب اس کی آنکھوں میں
وہ جگمگاہٹیں نہیں

جو تیرے وقت میں زمین کے صبیح ماتھے پر
سورجوں کی کہکشاں سجانے آتی تھیں
زمین بھی مری طرح ہے!
ترے بغیر اس کی کوکھ سے بھی اب
کوئی گلاب اُگ نہ پائے گا
زمین بانجھ ہو گئی ہے
اور میری روح کی بہار آفرین کوکھ بھی!
میری سوچ کے صدف میں
فن کے سچے موتی کس طرح جنم لیا کریں
کہ میں سراپا تشنگی ہوں
اور دور دور تک وصالِ ابر کی خبر نہیں!
میرے اور تیرے درمیان
پانچ پانیوں کے دیس ہیں
کچے گھڑے بھی تو میری دسترس سے دور ہیں
میں شعر کس طرح کہوں
میری سوچ کے بدن کے، تو ،نمو تو دے
میں ترے بغیر ویسٹ لینڈ ہوں!

موسم کی دعا

پھر ڈسنے لگی ہیں سانپ راتیں
برساتی ہیں آگ پھر ہوائیں
پھیلا دے کسی شکستہ تن پر
بادل کی طرح سے اپنی بانہیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

یہ غنیمت ہے کہ ان آنکھوں نے پہچانا ہمیں
کوئی تو سمجھا دیارِ غیر میں اپنا ہمیں

وہ کہ جن کے ہاتھ میں تقدیر فصلِ گل رہی
دے گئے سوکھے ہوئے پتوں کا نذرانہ ہمیں

وصل میں تیرے خرابے بھی لگیں گھر کی طرح
اور تیرے ہجر میں بستی بھی ویرانہ ہمیں

سچ تمہارے سارے کڑوے تھے مگر اچھے لگے
پھانس بن کر رہ گیا بس ایک افسانہ ہمیں

اجنبی لوگوں میں ہو تم اور اتنی دور ہو
ایک الجھن سی رہا کرتی ہے روزانہ ہمیں

ق

سنتے ہیں قیمت تمہاری لگ رہی ہے آج کل
سب سے اچھے دام کس کے ہیں یہ، بتلانا ہمیں

تاکہ اس خوش بخت تاجر کو مبارکباد دیں
(اور اس کے بعد دل کو بھی ہے سمجھانا ہمیں)

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

لمحاتِ وصل کیسے حجابوں میں کٹ گئے
وہ ہاتھ بڑھ نہ پائے کہ گھونگھٹ سمٹ گئے

خوشبو تو سانس لینے کو ٹھہری تھی راہ میں
ہم بدگمان ایسے کہ گھر کو پلٹ گئے

ملنا دوبارہ ملنے کا وعدہ جدائیاں
اتنے بہت سے کام اچانک نمٹ گئے

روئی ہوں آج کھل کے بڑی مدتوں کے بعد
بادل جو آسمان پہ چھائے تھے، چھٹ گئے

کس دھیان سے پرانی کتابیں کھلی تھیں کل
آئی ہوا تو کتنے ورق ہی اُلٹ گئے

شہرِ وفا میں دھوپ کا ساتھی کوئی نہیں
سورج سروں پہ آیا تو سائے بھی گھٹ گئے

اتنی جسارتیں تو اسی کو نصیب تھیں
جھونکے ہوا کے، کیسے گلے سے لپٹ گئے

دستِ ہوا نے جیسے درانتی سنبھال لی
اب کے سروں کی فصل سے کھلیان پٹ گئے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

توقّع

جب ہوا
دھیمے لہجوں میں کچھ گنگناتی ہوئی
خواب آسا، سماعت کو چھو جائے تو
کیا تمہیں کوئی گزری ہوئی بات یاد آئے گی؟

☆

ٹوٹی ہے مری نیند مگر، تم کو اس سے کیا!
بجتے رہے ہواؤں سے در، تم کو اس سے کیا!

تم موج موج مثلِ صبا گھومتے رہو
کٹ جائیں میری سوچ کے پر، تم کو اس سے کیا!

اوروں کا ہاتھ تھاموں، انہیں راستہ دکھاؤ
میں بھول جاؤں اپنا ہی گھر، تم کو اس سے کیا

ابرِ گریز پا کو برسنے سے کیا غرض
سیپی میں بن نہ پائے گُہر، تم کو اس سے کیا!

لے جائیں مجھ کو مالِ غنیمت کے ساتھ عدو
تم نے تو ڈال دی ہے سپر، تم کو اس سے کیا

تم نے تو تھک کے دشت میں خیمے لگا لیے
تنہا کٹے کسی کا سفر، تم کو اس سے کیا!

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

مقدّر

میں وہ لڑکی ہوں
جس کو پہلی رات
کوئی گھونگھٹ اٹھا کے یہ کہہ دے۔
میرا سب کچھ ترا ہے، دل کے سوا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ایک شعر

لو! میں آنکھیں بند کیے لیتی ہوں، اب تم رخصت ہو
دل تو جانے کیا کہتا ہے، لیکن دل کا کہنا کیا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

چراغِ راہ بجھا کیا، کہ رہنما بھی گیا
ہوا کے ساتھ مسافر کا نقشِ پا بھی گیا

میں پھول چنتی رہی اور مجھے خبر نہ ہوئی
وہ شخص آکے مرے شہر سے چلا بھی گیا

بہت عزیز سہی اس کو میری دلداری
مگر یہ ہے کہ کبھی دل مرا دکھا بھی گیا

اب ان دریچوں پہ گہرے دبیز پردے ہیں
وہ تانک جھانک کا معصوم سلسلہ بھی گیا

سب آئے میری عیادت کو، وہ بھی آیا تھا
جو سب گئے تو مرا درد آشنا بھی گیا

یہ غربتیں مری آنکھوں میں کیسی اتری ہیں
کہ خواب بھی مرے رخصت ہیں، رتجگا بھی گیا

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

وہی نرم لہجہ

وہی نرم لہجہ
جو اتنا ملائم ہے، جیسے
دھنک گیت بن کر سماعت کو چھونے لگی ہو
شفق نرم کومل سُروں میں کوئی پیار کی بات کہنے چلی ہو
کس قدر! رنگ و آہنگ کا کس قدر خوبصورت سفر!
وہی نرم لہجہ!
کبھی اپنے مخصوص انداز میں مجھ سے باتیں کرے گا
تو ایسا لگے
جیسے ریشم کے جھولے پہ کوئی مدھر گیت ہلکورے لینے لگا ہو!
وہی نرم لہجہ!
کسی شوخ لمحے میں اس کی ہنسی بن کے بکھرے
تو ایسا لگے
جیسے قوسِ قزح نے کہیں پاس ہی اپنی پازیب چھنکائی
ہنسی کی وہ رم جھم!
کہ جیسے بنفشی چمکدار بوندوں کے گھنگرو چھنکنے لگے ہوں!
وہی نرم لہجہ!
مجھے چھیڑنے پر جب آئے تو ایسا لگے
جیسے ساون کی چنچل ہوا
سبز پتوں کے جھانجھن پہن
سرخ پھولوں کی پائل بجاتی ہوئی

میرے رخسار کو

گاہے گاہے شرارت سے چھونے لگے

میں جو دیکھوں پلٹ کے تو وہ

بھاگ جائے۔ مگر

دور پیڑوں میں چھپ کر ہنسے

اور پھر۔ ننھے بچوں کی مانند خوش ہو کے تالی بجانے لگے!

وہی نرم لہجہ!

کہ جس نے مرے زخمِ جاں پر ہمیشہ شگفتہ گلابوں کی شبنم رکھی ہے

بہاروں کے پہلے پرندے کی مانند ہے

جو سدا آنے والے نئے سکھ کے موسم کا قاصد بنا ہے

اسی نرم لہجے نے پھر مجھ کو آواز دی ہے!

☆

چاند اس دیس میں نکلا کہ نہیں
جانے وہ آج بھی سویا کہ نہیں

اے مجھے جاگتا پاتی ہوئی رات
وہ مری نیند سے بہلا کہ نہیں

بھیڑ میں کھویا ہوا بچہ تھا
اس نے خود کو ابھی ڈھونڈا کہ نہیں

مجھ کو تکمیل سمجھنے والا
اپنے معیار میں بدلا کہ نہیں

گنگناتے ہوئے لمحوں میں اسے
دھیان میرا کبھی آیا کہ نہیں

بند کمرے میں کبھی میری طرح
شام کے وقت وہ رویا کہ نہیں

میری خودداری برتنے والے!
تیرا پندار بھی ٹوٹا کہ نہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

تیرے تحفے تو سب اچھے ہیں مگر موجِ بہار!
اب کے میرے لئے خوشبوئے حنا آئی ہو

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی!

رات گہری ہے مگر چاند چمکتا ہے ابھی
میرے ماتھے پہ ترا پیار دمکتا ہے ابھی
میری سانسوں میں ترا لمس مہکتا ہے ابھی
میرے سینے میں ترا نام دھڑکتا ہے ابھی
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی

تیری آواز کا جادو ہے ابھی میرے لیے
تیرے ملبوس کی خوشبو ہے ابھی میرے لیے
تیری بانہیں، تیرا پہلو ہے ابھی میرے لیے
سب سے بڑھ کر، مری جاں! تو ہے ابھی میرے لیے
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی!
آج کے بعد مگر رنگِ وفا کیا ہو گا
عشق حیراں ہے سرِ شہرِ سبا کیا ہو گا
میرے قاتل! ترا اندازِ جفا کیا ہو گا!

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

آج کی شب تو بہت کچھ ہے، مگر کل کے لیے
ایک اندیشۂ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں
دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
رنگِ امید کھلے گا کہ بکھر جائے گا!
وقت پرواز کرے گا ٹھہر جائے گا!
جیت ہو جائے گی یا کھیل بگڑ جائے گا
خواب کا شہر رہے گا کہ اُجڑ جائے گا!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں؟

وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں؟
جنہیں اب تم چاہا کرتے ہو!
تم کہتے تھے
مری آنکھیں، اتنی اچھی، اتنی سچی ہیں
اس حسن اور سچائی کے سوا، دنیا میں کوئی چیز نہیں
کیا ان آنکھوں کو دیکھ کے بھی
تم فیضؔ کا مصرعہ پڑھتے ہو؟

تم کہتے تھے
مری آنکھوں کی نیلاہٹ اتنی گہری ہے
مری روح اگر اک بار اتر جائے تو اس کی پور پور نیلم ہو جائے۔
مجھے اتنا بتاؤ
آج تمہاری روح کا رنگ پیراہن کیا ہے
کیا وہ آنکھیں بھی سمندر ہیں؟

یہ کالی بھوری آنکھیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے
یوں لگتا ہے شام نے رات کے ہونٹ پہ اپنے ہونٹ رکھے ہیں
کیا ان آنکھوں کے رنگ میں بھی یوں دونوں وقت ملا کرتے ہیں؟

IqbalCyberLibrary All rights reserved. ©2002-2006

کیا سورج ڈوبنے کا لمحہ، ان آنکھوں میں ٹھہر گیا
یا وہاں فقط مہتاب ترشتے رہتے ہیں؟

مری پلکیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے
ان کی چھاؤں تمہارے جسم پہ اپنی شبنم پھیلا دے
تو گزرتے خواب کے موسم لوٹ آئیں
کیا وہ پلکیں بھی ایسی ہیں
جنہیں دیکھ کے نیند آ جاتی ہو؟

تم کہتے تھے
مری آنکھیں یونہی اچھی ہیں
ہاں کاجل کی دھندلائی ہوئی تحریر بھی ہو۔ تو
بات بہت دلکش ہو گی!
وہ آنکھیں بھی سنگھار تو کرتی ہوں گی
کیا ان کا کاجل خود ہی مٹ جاتا ہے؟

کبھی یہ بھی ہوا
کسی لمحے تم سے روٹھ کے وہ آنکھیں رو دیں
اور تم نے اپنے ہاتھ سے ان کے آنسو خشک کیے
پھر جھک کر ان کو چوم لیا
(کیا ان کو بھی!!)

وہی نرم لہجہ!

کہ جس نے مرے زخم جاں پر ہمیشہ شگفتہ گلابوں کی شبنم رکھی ہے

بہاروں کے پہلے پرندے کی مانند ہے

جو سدا آنے والے نئے سکھ کے موسم کا قاصد بنا ہے

اسی نرم لہجے نے پھر مجھ کو آواز دی ہے!

ردِّ عمل

گئے موسم کے کسی لمحے میں
تو نے اس طرح پکارا تھا مجھے
جیسے مدھم کا بہت میٹھا سُر
روح کا کوئی سرا چھو جائے
جیسے شبنم کا اکیلا موتی
عارضِ برگِ حنا چھو جائے
جیسے اک موج ہوا کی صورت
رات کی رانی سے کچھ رات کہے
جیسے بچپن کی سہیلی میری
شوخ لہجے میں تری بات کہے!

میں نے شرما کے جھکا لیں پلکیں
اک عجب نشے کے احساس سے میری آنکھیں
خود بخود بند ہوئی جاتی تھیں
دیر تک خواب کے عالم میں رہی!
تیری آواز کہ اک گونج بنی جس کے ساتھ
روح ان دیکھے جزیروں میں سفر کرتی رہی
کبھی سمٹی، کبھی بکھری، کبھی مدہوش ہوئی
چاند میں، دشت میں، شبنم میں، سمندر میں رہی
نیلمیں، ریشمیں دنیا میں رہی!

IqbalCyberLibrary All rights reserved ©2002-2006

آج لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے دیکھا
اسی لہجے اسی انداز کے ساتھ
تیرے ہونٹوں پہ کسی اور کا نام!
سوچتی ہوں کہ ترے لہجے کی اس نرمی پر
جانے اس لڑکی نے کیا سوچا ہو!
خواب، مہتاب، گلاب اور شبنم
نیل، آکاش، سحاب اور پونم
چاندنی، رنگ، کرن، نکہتِ گل کا موسم
گیت، خوشبو، لبِ جُو، تیرے بدن کا ریشم
یا ترے ساتھ میں، شیزان سے کافی پی کر
تجھ سے اٹھلا کے کہا ہو، کہ میری جان، چلو لے آئیں
روبی جیولرز کے ہاں سے کوئی تازہ نیلم!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

کتھارسس

میرے شانوں پہ سر رکھ کے
آج
کسی کی یاد میں وہ جی بھر کے رویا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ایک شعر

حال پوچھا تھا اس نے ابھی
اور آنسو رواں ہو گئے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

خیال و خواب ہوا برگ و بار کا موسم
بچھڑ گیا تری صورت، بہار کا موسم

کئی رتوں سے مرے نیم وا دریچوں میں
ٹھہر گیا ہے ترے انتظار کا موسم

وہ نرم لہجے میں کچھ تو کہے کہ لوٹ آئے
سماعتوں کی زمیں پر پھوار کا موسم

پیام آیا ہے پھر ایک سرو قامت کا
مرے وجود کو کھینچے ہے دار کا موسم

وہ آگ ہے کہ مری پور پور جلتی ہے
مرے بدن کو ملا ہے چنار کا موسم

رفاقتوں کے نئے خواب خوشنما ہیں مگر
گزر چکا ہے ترے اعتبار کا موسم

ہوا چلی تو نئی بارشیں بھی ساتھ آئیں
زمیں کے چہرے پہ آیا نکھار کا موسم

وہ میرا نام لیے جائے اور میں اس کا نام
لہو میں گونج رہا ہے پکار کا موسم

قدم رکھے مری خوشبو کہ گھر کو لوٹ آئے
کوئی بتائے مجھے کوئے یار کا موسم

وہ روز آ کے مجھے اپنا پیار پہنائے
مرا غرور ہے بیلے کے ہار کا موسم

ترے طریق محبت پہ بارہا سوچا
یہ جبر تھا کہ ترے اختیار کا موسم

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی
اس نے خوشبو کی طرح کی میری پذیرائی کی

کیسے کہہ دوں کے مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

وہ کہیں بھی گیا لوٹا تو میرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی مرے ہرجائی کی

تیرا پہلو، ترے دل کی طرح آباد رہے
تجھ پہ گزرے نہ قیامت شبِ تنہائی کی

اس نے جلتی ہوئی پیشانی پر جب ہاتھ رکھا
روح تک آ گئی تاثیر مسیحائی کی

اب بھی برسات کی راتوں میں بدن ٹوٹتا ہے
جاگ اٹھتی ہیں عجب خواہشیں انگڑائی کی

☆

دل پہ اک طرفہ قیامت کرنا
مسکراتے ہوئے رخصت کرنا

اچھی آنکھیں جو ملی ہیں اس کو
کچھ تو لازم ہوا وحشت کرنا

کوچ چاہے گا تمہیں میری طرح
اب کسی سے نہ محبت کرنا

گھر کا دروازہ کھلا رکھا ہے
وقت مل جائے تو زحمت کرنا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نیند تو خواب ہو گئی شاید
جنسِ نایاب ہو گئی شاید

اپنے گھر کی طرح وہ لڑکی بھی
نذرِ سیلاب ہو گئی شاید

تجھ کو سوچوں تو روشنی دیکھوں
یاد، مہتاب ہو گئی شاید

ایک مدّت سے آنکھ روئی نہیں
جھیل پایاب ہو گئی شاید

ہجر کے پانیوں میں عشق کی ناؤ
کہیں غرقاب ہو گئی شاید

چند لوگوں کی دسترس میں ہے
زیست کم خواب ہو گئی شاید

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

عذاب اپنے بکھیروں کہ مرتسم کر لوں
میں ان سے خود کو ضرب دوں کہ منقسم کر لوں

میں آندھیوں کی مزاج آشنا رہی ہوں مگر
خود اپنے ہاتھ سے کیوں گھر کو منہدم کر لوں

بچھڑنے والوں کے حق میں کوئی دعا کر کے
شکستِ خواب کی ساعت کو محتشم کر لوں

بچاؤ شیشوں کے گھر کا تلاش کر ہی لیا
یہی کہ سنگ بدستوں کو منصرم کر لوں

میں تھک گئی ہوں اس اندر کی خانہ جنگی سے
بدن کو سامرا آنکھوں کو معتصم کر لوں

مری گلی میں کوئی شہریار آتا ہے
ملا ہے حکم کہ لہجے کو محترم کر لوں

گرد چہرے پر قبائے خاک تن پر سج گئی
رات کی گم گشتگی جیسے بدن پر سج گئی

جا چکے موسم کی خوشبو، صورتِ تحریرِ گل
یاد کے ملبوس کی اک اک شکن پر سج گئی

میں تو شبنم تھی، ہتھیلی پر تری گم ہو گئی
وہ ستارہ تھی سو تیرے پیرہن پر سج گئی

کچھ تو شہرِ درد کا احوال آنکھوں نے کہا
اور کچھ گلیوں کی سفاکی تھکن پر سج گئی

چاند

ایک سے مسافر ہیں
ایک سا مقدّر ہے
میں زمیں پہ تنہا!
اور وہ آسمانوں میں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فاصلے

پہلے خط روز لکھا کرتے تھے
دوسرے تیسرے، تم فون بھی کر لیتے تھے
اور اب یہ، کہ تمہاری خبریں
صرف اخبار سے مل پاتی ہیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

سوچوں تو وہ ساتھ چل رہا ہے
دیکھوں تو نظر بدل رہا ہے

کیوں بات زباں سے کہہ کے کھوئی
دل آج بھی ہاتھ مل رہا ہے

راتوں کے سفر میں وہم سا تھا
یہ میں ہوں کہ چاند چل رہا ہے

ہم بھی ترے بعد جی رہے ہیں
اور تو بھی کہیں بہل رہا ہے

سمجھا کے ابھی گئی ہیں سکھیاں
اور دل ہے کہ پھر مچل رہا ہے

ہم ہی بُرے ہو گئے ______ کہ تیرا
معیارِ وفا بدل رہا ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

دعا کا ٹوٹا ہوا حرف سرد آہ میں ہے
تری جدائی کا منظر ابھی نگاہ میں ہے

ترے بدلنے کے باوصف تجھ کو چاہا ہے
یہ اعتراف بھی شامل مرے گناہ میں ہے

عذاب دے گا تو پھر مجھ کو خواب بھی دے گا
میں مطمئن ہوں، مرا دل تری پناہ میں ہے

بکھر چکا ہے مگر مسکرا ملتا ہے
وہ رکھ رکھاؤ ابھی میرے کجکلاہ میں ہے

جسے بہار کے مہمان خالی چھوڑ گئے
وہ اک مکان ابھی تک مکیں کی چاہ میں ہے

یہی وہ دن تھے جب اک دوسرے کو پایا تھا
ہماری سالگرہ ٹھیک اب کے ماہ میں ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.

میں بچ بھی جاؤں تو تنہائی مار ڈالے گی
مرے قبیلے کا ہر فرد، قتل گاہ میں ہے

☆

آنگنوں میں اترا ہے بام و در کا سناٹا
میرے دل پہ چھایا ہے میرے گھر کا سناٹا

رات کی خموشی تو پھر بھی مہرباں نکلی
کتنا جان لیوا ہے دوپہر کا سناٹا

صبح میرے جوڑے کی ہر کلی سلامت تھی
گونجتا تھا خوشبو میں رات بھر کا سناٹا

اپنی دوست کو لے کر تم وہاں گئے ہو گے
مجھ کو پوچھتا ہو گا رہگذر کا سناٹا

خط کو چوم کر اس نے آنکھ سے لگایا تھا
کل جواب گویا تھا لمحہ بھر کا سناٹا

تو نے اس کی آنکھوں کو غور سے پڑھا قاصد!
کچھ تو کہہ رہا ہو گا اس نظر کا سناٹا

دوست چڑیوں کے لیے کچھ حرف

(۱)

بھولی چڑیا!
میرے کمرے میں کیا لینے آئی ہو؟
یہاں تو صرف کتابیں ہیں!
جو تجھ کو تیرے گھر کا نقشہ تو دے سکتی ہیں
لیکن
تنکے لانے والے ساتھی
ان کی پہنچ سے باہر ہیں!

(۲)

چڑیا پیاری،
میرے روشن دان سے اپنے تنکے لے جا!
ایسا نہ ہو کہ
میرے گھر کی ویرانی کل
تیرے گھر کی آبادی کو کھا جائے!
تجھ پر میری مانگ کا سایہ پڑ جائے!

(۳)

گوڑیا!
کیوں روتی ہے؟
آج تو تیرے گھر میں سورج ہوا کا قاصد بنا ہوا تھا

کرنیں تیرے سب بچوں کی انگلی تھامے رقصاں تھیں
ننھے پہلی بار ہوا سے گلے ملے تھے
اور ہوا سے جو اک بار گلے مل جاتا ہے
وہ گھر واپس کب آتا ہے!

(۴)

سجے سجائے گھر کی تنہا چڑیا!
تیری تارہ سی آنکھوں کی ویرانی میں
پچھّم جا بسنے والے شہزادوں کی ماں کا دُکھ ہے
تجھ کو دیکھ کے اپنی ماں کو دیکھ رہی ہوں
سوچ رہی ہوں
ساری مائیں ایک مقدر کیوں لاتی ہیں؟
گودیں پھولوں والی!
آنگن پھر بھی خالی!

☆

آنکھوں سے میری، کون مرے خواب لے گیا
چشمِ صدف سے گوہرِ نایاب لے گیا

اس شہرِ خوش جمال کو کس کی لگی ہے آہ
کس دل زدہ کا گریہ خوناب لے گیا

کچھ ناخدا کے فیض سے ساحل بھی دور تھا
کچھ قسمتوں کے پھیر میں گرداب لے گیا

واں شہر ڈوبتے ہیں، ادھر بحث کہ انہیں
خُم لے گیا ہے یا کہ خمِ محراب لے گیا

کچھ کھوئی کھوئی آنکھیں بھی موجوں کے ساتھ تھیں
شاید انہیں بہا کے کوئی خواب لے گیا

طوفانِ ابر و باد میں سب گیت کھو گئے
جھونکا ہوا کا ہاتھ سے مضراب لے گیا

غیروں کی دشمنی نے نہ مارا، مگر ہمیں
اپنوں کے التفات کا زہراب لے گیا

اے آنکھ! اب تو خواب کی دنیا سے لوٹ آ
مژگاں تو کھول! شہر کو سیلاب لے گیا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

مفاہمت

زندگی کے لئے

اب تمہارا رویہ، اچانک بہت صلح جو ہو گیا ہے

(سمندر کی سرکش ہواؤں کو

جوئے شبستاں کی آہستہ گامی مبارک!)

یہ اچھا شگن ہے

ہوا کے مقابل

اگر پھول آئے

تو پھر

مفاہمت

زندگی کے لئے

اب تمہارا رویہ، اچانک بہت صلح جو ہو گیا ہے

(سمندر کی سرکش ہواؤں کو

جوئے شبستاں کی آہستہ گامی مبارک!)

یہ اچھا شگن ہے

ہوا کے مقابل

اگر پھول آئے

تو پھر پنکھڑی پنکھڑی

اجلے بادلوں کے خوابوں کی صورت بکھر جائے گی

سو ایسے میں، جھکنے میں ہی خیر ہے!

بارشِ سنگ میں

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

خواب کے شیش محلوں کو کب تک بچائے رکھیں
اتنے ہاتھوں میں پتھر ہیں
کوئی تو لگ جائے گا
اور پھر
گھپ اندھیرے میں کب تک نظر کرچیاں ان کی ڈھونڈے
کیا یہ بہتر نہ ہوگا
کہ ایسی قیامت سے پہلے ہی
ان شیش محلوں کو ہم
مصلحت کی چمکتی ہوئی ریت میں دفن کر دیں
اور پھر خواب بنتی ہوئی آنکھ سے معذرت کر لیں!
سو تم نے بھی اب
ایک ہاری قوم کے رہنما کی طرح
اپنے ہتھیار دشمن کے قدموں میں رکھ
نئی دوستی کا لرزتا ہوا ہاتھ اس کی طرف پھر بڑھایا ہے
اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے
کہ ہتھیار دینے کی اس رسم میں
کیا کروں
تمہاری چمکدار، متروکہ تلوار کو
بڑھ کے چوموں
کہ اپنے گلے پر رکھوں

☆

شدید دکھ تھا اگرچہ تری جدائی کا
سوا ہے رنج ہمیں تیری بے وفائی کا

تجھے بھی ذوق نئے تجربات کا ہو گا
ہمیں بھی شوق تھا کچھ بخت آزمائی کا

جو میرے سر سے دوپٹہ نہ ہٹنے دیتا تھا
اسے بھی رنج نہیں میری بے ردائی کا

سفر میں رات جو آئی تو ساتھ چھوڑ گئے
جنھوں نے ہاتھ بڑھایا تھا رہنمائی کا

ردا چھنی مرے سر سے، مگر میں کیا کہتی
کٹا ہوا تو نہ تھا ہاتھ میرے بھائی کا

ملے تو ایسے، رگِ جاں کو جیسے چھو آئے
جدا ہوئے تو وہی کرب نارسائی کا

☆

یہ کیا کہ میں تری خوشبو کا صرف ذکر سنوں
تو عکسِ موجہ گل ہے تو جسم و جاں میں اتر

ذرا یہ حبس کٹے، کھل کے سانس لے پاؤں
کوئی ہوا تو رواں ہو، صبا ہو یا صرصر

گئے دنوں کے تعاقب میں تتلیوں کی طرح
ترے خیال کے ہمراہ کر رہی ہوں سفر

ٹھہر گئے ہیں قدم، راستے بھی ختم ہوئے
مسافتیں رگ و پے میں اتر رہی ہیں مگر

میں سوچتی تھی، ترا قرب کچھ سکوں دے گا
اداسیاں ہیں کہ کچھ اور بڑھ گئیں مل کر

ترا خیال، کہ ہے تارِ عنکبوت تمام
مرا وجود، کہ جیسے کوئی پرانا کھنڈر!

پکنک

سکھیاں میری
کھلے سمندر بیچ کھڑی ہنستی ہیں
اور میں سب سے دور، الگ ساحل پر بیٹھی
آتی جاتی لہروں کو گنتی ہوں
یا پھر گیلی ریت پہ تیرا نام لکھے جاتی ہوں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

سمندر کی بیٹی

وسعتوں سے سدا اس کا ناتا رہا تھا

کھلے آسمانوں

کھلے پانیوں

اور کھلے بازوؤں سے ہمیشہ محبت رہی تھی

ہوا، آگ، پانی، کرن اور خوشبو

وہ سارے عناصر جو پھیلیں تو ہر دو جہاں اپنی بانہوں میں لے لیں

سدا اس کے ساتھی رہے تھے

وہ جنگل کی الھڑ ہوا کی طرح راستوں کے تعین سے آزاد تھی

وہ تو تخلیقِ فطرت تھی

پر خوبصورت سے شوکیس میں قید کر دی گئی تھی

قفس رنگ ماحول کے حبس میں سانس روکے ہوئے تھی

کہ اک دم جو تازہ ہوا کی طرح

اک نوید سفر آئی تو

ایک لمحے کو آزاد ہونے کی وحشی تمنا میں وہ

ایک بچے کی صورت مچلنے لگی

شہر سے دور

ماں کی محبت کی مانند

بے لوث، بے انتہا مہرباں دوست اس کے لئے منتظر تھا

نرم موجیں کھلے بازوؤں اس کی جانب بڑھیں

اور وہ بھی ہوا کی طرح بھاگتی ہی گئی
اور پھر چند لمحوں میں دنیا نے دیکھا
سمندر کی بیٹی سمندر کی بانہوں میں سمٹی ہوئی تھی!

IqbalCyberLibrary.Net
www.
All rights reserved.
©2002-2006

احساس

گہرے نیلم پانی میں
پھول بدن لہریں لیتے تھے
ہوا کے شبنم ہاتھ انہیں چھو جاتے تو
پور پور میں خنکی تیرنے لگتی تھی
شوخ سی کوئی موج شرارت کرتی تو
نازک جسموں، نازک احساسات کے مالک لوگ
شاخِ گلاب کی صورت کانپ اُٹھتے تھے!
اوپر وسط اپریل کا سورج
انگارے برساتا تھا
ایسی تمازت!
آنکھیں پگھلی جاتی تھیں!
لیکن دل کا پھول کھلا تھا
جسم کے اندر رات کی رانی مہک رہی تھی
روح محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی
گیلی ریت اگرچہ دھوپ کی حدت پا کر
جسموں کو جھلسانے لگی تھی
پھر بھی سب چہروں پہ لکھا تھا
ریت کے ہر ذرے کی چبھن میں
فصلِ بہار کے پہلے گلابوں کی ٹھنڈک ہے!

خواب

کھلے پانیوں میں گھری لڑکیاں
نرم لہروں کے چھینٹے اڑاتی ہوئی
بات بے بات ہنستی ہوئی
اپنے خوابوں کے شہزادوں کا تذکرہ کر رہی تھیں
جو خاموش تھیں
ان کی آنکھوں میں بھی مسکراہٹ کی تحریر تھی
ان کے ہونٹوں کو بھی ان کہے خواب کا ذائقہ چومتا تھا!
(آنے والے نئے موسموں کے سبھی پیرہن نیلمیں ہو چکے تھے!)
دور ساحل پہ بیٹھی ہوئی ایک ننھی سی بچی
ہماری ہنسی اور موجوں کے آہنگ سے بے خبر
ریت سے ایک ننھا گھروندا بنانے میں مصروف تھی
اور میں سوچتی تھی
خدایا! یہ ہم لڑکیاں
کچی عمروں سے ہی خواب کیوں دیکھنا چاہتی ہیں
(خواب کی حکمرانی میں کتنا تسلسل رہا ہے!)

مشورہ

ننھی لڑکی
ساحل کے اتنے نزدیک
ریت سے اپنے گھر نہ بنا
کوئی سرکش موج ادھر آئی تو
تیرے گھر کی بنیادیں تک بہہ جائیں گی
اور پھر ان کی یاد میں تو
ساری عمر اداس رہے گی!

IqbalCyberLibrary All rights reserved. ©2002-2006

آنچل اور بادبان

ساحل پر اک تنہا لڑکی
سرد ہوا کے بازو تھامے
گیلی ریت پہ گھوم رہی ہے
جانے کس کو ڈھونڈ رہی ہے
بن کاجل، بے کل آنکھوں سے
کھلے سمندر کے سینے پر
فراٹے بھرتی کشتی کے بادبان کے لہرانے کو
کس حیرت سے دیکھ رہی ہے!
کس حسرت سے اپنا آنچل مسل رہی ہے!

جان پہچان

شور مچاتی موجِ آب
ساحل سے ٹکرا کے جب واپس لوٹی تو
پاؤں کے نیچے جمی ہوئی چمکیلی سنہری ریت
اچانک سرک گئی!
کچھ کچھ گہرے پانی میں
کھڑی ہوئی لڑکی نے سوچا
یہ لمحہ کتنا جانا پہچانا لگتا ہے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

دوست

اس اکیلی چٹاں نے
سمندر کے ہمراہ
تنہائی کا زہر اتنا پیا ہے
کہ اس کا سنہری بدن نیلا پڑنے لگا ہے!

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نیند تو خواب ہے اور ہجر کی شب خواب کہاں
اس اماوس کی گھنی رات میں مہتاب کہاں

رنج سہنے کی مرے دل میں تب و تاب کہاں
اور یہ بھی ہے کہ پہلے سے وہ اعصاب کہاں

میں بھنور سے تو نکل آئی، اور اب سوچتی ہوں
موجِ ساحل نے کیا ہے مجھے غرقاب کہاں

میں نے سونپی تھی تجھے آخری پونجی اپنی
چھوڑ آیا ہے مری ناؤ تہہِ آب کہاں

ہے رواں آگ کا دریا مری شریانوں میں
موت کے بعد بھی ہو پائے گا پایاب کہاں

بند باندھا ہے سروں کا مرے دہقانوں نے
اب مری فصل کو لے جائے گا سیلاب کہاں

☆

گونگے لبوں پہ حرفِ تمنا کیا مجھے
کس کور چشم شب میں ستارا کیا مجھے

زخمِ ہنر کو سمجھے ہوئے ہے گُل، ہنر
کس شہرِ ناسپاس میں پیدا کیا مجھے

جب حرف ناشناس یہاں لفظ فہم ہیں
کیوں ذوقِ شعر دے کے تماشا کیا مجھے

خوشبو ہے چاندنی ہے، لبِ جو ہے اور میں
کس بے پناہ رات میں تنہا کیا مجھے

دی تشنگی خدا نے تو چشمے بھی دے دیے
سینے میں دشت، آنکھوں میں دریا کیا مجھے

میں یوں سنبھل گئی کہ تری بے وفائی نے
بے اعتباریوں سے شناسا کیا مجھے

وہ اپنی ایک ذات میں کُل کائنات تھا
دنیا کے ہر فریب سے ملوا دیا مجھے

ق

اوروں کے ساتھ میرا تعارف بھی جب ہوا
ہاتھوں میں ہاتھ لے کے وہ سوچا کیا مجھے

بیتے دنوں کا عکس نہ آئندہ کا خیال
بس خالی خالی آنکھوں سے دیکھا کیا مجھے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

پسِ جاں

چاند کیا چھپ گیا ہے
گھنے بادلوں کے کنارے
روپہلے ہوئے جا رہے ہیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

جستجو کھوئے ہوؤں کی عمر بھر کرتے رہے
چاند کے ہمراہ ہم ہر شب سفر کرتے رہے

راستوں کا علم تھا نہ ہم کو سمتوں کی خبر
شہرِ نامعلوم کی چاہت مگر کرتے رہے

ہم نے خود سے بھی چھپایا ہے اور سارے شہر کو
تیرے جانے کی خبر دیوار و در کرتے رہے

وہ نہ آئے گا ہمیں معلوم تھا، اس شام بھی
انتظار اس کا مگر کچھ سوچ کر کرتے رہے

آج آیا ہے ہمیں بھی ان اڑانوں کا خیال
جن کو تیرے زعم میں، بے بال و پر کرتے رہے

☆

زندگی سے نظر ملاؤ کبھی
ہار کے بعد مسکراؤ کبھی

ترکِ الفت کے بعد امیدِ وفا
ریت پر چل سکی ہے ناؤ کبھی

اب جفا کی صراحتیں بیکار
بات سے بھر سکا ہے گھاؤ کبھی

شاخ سے موجِ گل تھمی ہے کہیں!
ہاتھ سے رک سکا بہاؤ کبھی

اندھے ذہنوں سے سوچنے والو
حرف میں روشنی ملاؤ کبھی

بارشیں کیا زمیں کے دکھ بانٹیں!
آنسوؤں سے بجھا الاؤ کبھی

اپنے اسپین کی خبر رکھنا
کشتیاں تم اگر جلاؤ کبھی!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ننھے دوست کے نام ایک نظم

گھنے درختوں کی سبز شاخوں پہ کھلنے والے حسین شگوفے!

سنا ہے

تیرے گلاب چہرے کو برفباری کی رت نے نرگس بنا دیا ہے

سو ننھی کونپل! اداس مت ہو

کہ تیرے رخسار کی شفق کو

کبھی بھی دستِ شب زمستاں نہ چھونے پائے گا

اس شفق میں محبتوں کا لہو رواں ہے

عظیم گہری محبتوں کے صدف میں

ابر بہار کی پہلی سانس ہے تو

جوان جسموں کی مشترک دھڑکنوں کا پہلا جمیل نغمہ

جوان راتوں کے کوکھ سے پھوٹتا ہوا پہلا چاند ہے تو

زمین اور آسماں کے سنگم پہ

زندگی کا نیا افق تو

سوائے مرے ادھ کھلے شگوفے!

تمام سچی محبتوں کے تمام گیتوں کی طرح تو بھی امر رہے گا

وہ لمحہ آواز دے رہا ہے

جب ایسی ویران شاخساروں کے بے نمو جسم پر نئی کونپلیں اگیں گی

شجر شجر کی برہنگی سبز پوش ہوگی

وہ ساعتیں راستے میں ہیں

جب کہ تیرے کم سن بدن کی کچی مہک کو

دست بہار کا لمس
وصفِ گویائی دے سکے گا
یہ زردرت جلد بیت جائے گی
سبز موسم قریب تر ہے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

شہرِ چارہ گراں

پسِ شہرِ چارہ گراں
نرم آبی قباؤں میں ملبوس کچھ نوجواں
اپنے اپنے فرائض کی تکمیل میں
مثلِ موجِ صبا، پھر رہے تھے
آنسوؤں کا مداوا
دکھوں کی مسیحائی
زخمِ ہنر کی پذیرائی کرتے ہوئے
پھول چہرہ، فرشتہ قبا، زندگی رنگ، شبنم زباں، چاندنی لمس، عیسیٰ نفس
چارہ گر
مجھ کو بے طرح اچھے لگے
جی یہ چاہا کہ ان کے لئے کچھ لکھوں
ان کے چہروں کی یہ مہرباں چاندنی
ان کی آنکھوں کی یہ نرم دل روشنی
ان کے لہجوں کی غم خوار تابندگی
ان کے ہونٹوں کی دلدار پیاری ہنسی
یوں ہی روشن رہے، جگمگاتی رہے
زندگی ان کے ہمراہ ہنستی رہے!

یہ دعا میرے ہونٹوں پہ لیکن ادھوری رہی
دفعتاً جانے کس سمت سے

ایک انسان کا زخمی بدن آ گیا
خوں میں ڈوبا ہوا، کرب آلودہ چہرہ
مرے ذہن پر اس طرح چھا گیا
میری پلکوں کی مانند لہجہ بھی نم ہو گیا
گفتگو کی قبا بھی لہو رنگ ہونے لگی
مگر جو مسیحا مرے سامنے تھا
کھڑا مسکراتا رہا
سلسلہ اس کی باتوں کا چلتا رہا
اس کی آنکھوں میں ہلکا سا بھی دکھ نہ تھا
بلکہ وہ
میری افسردگی دیکھ کر ہنس دیا
بی بی! اس طرح تو روز ہوتا ہے
کوئی کہاں تک پریشان ہو
کون اوروں کے دکھ مول لے
روز کی بات ہے
چھوڑیے بھی اسے آئیں باتیں کریں!
میں فرشتوں کے پر سے تراشے ہوئے
نرم آبی لبادے میں ملبوس انسان کو دیکھتی رہ گئی
مجھ کو لوگوں نے سمجھایا دیکھو سنو
یہ مسیحا ہیں، ان کے لئے موت بھی
عام سا واقعہ ہے، قیامت نہیں!
چارہ سازی کی منزل مبارک انہیں

پر یہاں تک یہ جس راہ سے آئے ہیں

اس میں ہر موڑ پر

ان کے دل ان کے پیروں تلے آئے ہیں

نرم حساس دل کے عوض، چارہ سازی خریدی گئی

اور یہ قیمت بہت ہی بڑی ہے بہت ہی بڑی!

☆

سحاب تھا کہ ستارہ، گریز پا ہی لگا
وہ اپنی ذات کے ہر رنگ میں ہوا ہی لگا

میں ایسے شخص کی معصومیت پہ کیا لکھوں
جو مجھ کو اپنی خطاؤں میں بھی بھلا ہی لگا

زباں سے چپ ہے مگر آنکھ بات کرتی ہے
نظر اٹھائی ہے جب بھی تو بولتا ہی لگا

جو خواب دینے پہ قادر تھا، مری نظروں میں
عذاب دیتے ہوئے بھی مجھے خدا ہی لگا

نہ میرے لطف پہ حیراں نہ اپنی الجھن پر
مجھے یہ شخص تو ہر شخص سے جدا ہی لگا

زمیں پہ جب کسی نئے وجود نے جنم لیا

(عالمی یومِ اطفال)

زمیں پہ جب کسی نئے وجود نے جنم لیا
یقین آ گیا
خدا ابھی بشر سے بدگماں نہیں
مگر نئی کلی کا رنگ دیکھ کر
یہ واہمہ بھی جاگ اُٹھا
خدا ہمارے خفا ہے کیا؟
خدا خفا ہو یا نہ ہو
ہوا ضرور بدگمان ہے!

یہ زرد رُو، دریدہ جاں
یہ پور پور استخواں
اماوسوں کی رات میں نہ لوریاں، نہ پالنا
خزاں کے ہاتھ سے بچ سکیں نہ شوخیاں نہ بچپنا
نہ ان کا ذہن آگہی کے لمس کا شریک ہے
نہ ان کی آنکھ کی روشنی کے ذائقے سے آشنا!
ضدوں کا وقت اور خود کو روکنا
شرارتوں کی عمر اور سوچنا!
یہ سر اٹھائیں کیا، انہیں کسی پہ من ہی نہیں
کسی کا پیار ان کے حوصلوں کی جان ہی نہیں

ہوائیں خوشبوؤں کے تحفے دلدلوں کے پار لے گئیں
گھٹائیں بارشوں کے سب سندیس ندیوں کو دے گئیں
غزال اب بھی تشنہ کام ہی رہے
ہوا سے صرف نامہ و پیام ہی رہے
وہی ہے تشنگی، وہی رتوں کی کم نگاہیاں!
وہی اکیلا پن، وہی سمے کی کج ادائیاں!

ہوا میں طائرانِ آہنی کا وصل (گرچہ) خوب ہے
(خلا سے لے کے چاند تک زمیں کہاں غروب ہے؟)
مگر زمیں کے اپنے چاند، آج بھی گہن میں ہیں
جبیں کے داغ کیا دھلیں، سیاہیاں کرن میں ہیں
صبا نفس حیات کا جمال بے نمو رہا
ہوا گزیدہ پھول کا لباس بے رفو رہا
ہمکتے کھلکھلاتے بچے اب خیال و خواب ہو گئے

ہمارے اگلے
اپنی بے بضاعتی میں کیا عذاب بو گئے
یہ شب نصیب
جن کو بھوک نے جنم دیا ہے
تشنگی نے دیکھ بھال کی
یہ کھوکھلی جڑیں
نئی رتوں میں شاخسارِ جاں کو

کیسی کونپلیں عطا کریں گی؟
(کرسکیں گی؟ ۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے)
شدید موسم پہ پلنے والے پیڑ
کتنے اونچے جائیں گے؟
یہ بے ثمر درخت
اپنی چھاؤں کتنی دور لائیں گے؟
جڑوں کو بانجھ کوکھ میں نہ رنگ ہے، نہ روپ ہے
نظر کی آخری حدوں تلک
فضا میں صرف دھوپ ہے!

نوادرات، سیم وزر، گئے زمانوں کی کہانیاں بھی
محترم ہیں
ان کو جمع کرنا نیک کام ہے
مگر یہ بچے زندگی ہیں
میوزیم کے افسران زندگی جمع کریں
اسے پناہ دیں!
اسے نمو دیں!
اسے غرور دیں!
یہ بے اماں ۔ یہ بے مکاں
یہ کم لباس، کم زباں
انہیں بھی راستوں میں نرم چھاؤں کی نوید ہو
ہرے بھرے لباس میں کبھی تو ان کی عید ہو!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

بجا کہ آنکھ میں نیندوں کے سلسلے بھی نہیں
شکستِ خواب کے اب مجھ میں حوصلے بھی نہیں

نہیں نہیں! یہ خبر دشمنوں نے دی ہو گی
وہ آئے! آ کے چلے بھی گئے! ملے بھی نہیں!

یہ کون لوگ اندھیروں کی بات کرتے ہیں
ابھی تو چاند تری یاد کے ڈھلے بھی نہیں

ابھی سے میرے رفوگر کے ہاتھ تھکنے لگے
ابھی تو چاک مرے زخم کے سِلے بھی نہیں

خفا اگرچہ ہمیشہ ہوئے مگر اب کے
وہ برہمی ہے کہ ہم سے انہیں گلے بھی نہیں

فلاور شو

پھول ہی پھول ہیں
تا بہ حدِ نظر
آتشی، آسمانی، گلابی
کاسنی، چمپئی، ارغوانی
کتنے مشتاق ہاتھوں نے، کتنی،
یاسمن یاسمن انگلیوں نے
اس طرح سے سجایا، سنوارا انہیں
اور پھر دادِ اہلِ نظر اور تحسینِ چشمِ نگاراں ملی
یہ نہ سوچا کسی نے، کہ گل نے
شاخ سے ٹوٹ کر
حسن کے اس سفر میں کس طرح کی اذیت اٹھائی!
ہم کہ شاعر ہیں نوکِ قلم سے
فکر کے پھول مہکا رہے ہیں
اپنی سوچوں کی تابندگی سے
عارضِ وقت چمکا رہے ہیں
ایک ایسا وقت بھی آ رہا ہے
جب کہ دیوان اپنے
آبنوس اور مرمر کے شیلفوں میں پتھر کی مانند سج جائیں گے
یاسمن یاسمن انگلیاں
شعر کے لمس سے بے خبر

ان کو ترتیب دیں گی
نرگسی نرگسی کتنی آنکھیں
حسنِ ترتیب دیں گی
اس حقیقت سے نا آشنا۔
حسنِ تخلیق کے اس سفر میں
ہم نے کیسی اذیت اٹھائی!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

دسترس سے اپنی، باہر ہو گئے
جب سے ہم ان کو میسر ہو گئے

ہم جو کہلائے طلوعِ ماہتاب
ڈوبتے سورج کا منظر ہو گئے

شہرِ خوباں کا یہی دستور ہے
مڑ کے دیکھا اور پتھر ہو گئے

بے وطن کہلائے اپنے دیس میں
اپنے گھر میں رہ کے بے گھر ہو گئے

سکھ تری میراث تھے، تجھ کو ملے
دکھ ہمارے تھے، مقدر ہو گئے

وہ سراب اترا رگ و پے میں کہ ہم
خود فریبی میں سمندر ہو گئے

لڑکیاں اداس ہیں

پھر وہی نرم ہوا
وہی آہستہ سفر موجِ صبا
گھر کے دروازے پہ ننھی سی ہتھیلی رکھے
منتظر ہے
کہ کسی سمت سے آواز کی خوشبو آئے
سبز بیلوں کے خنک سائے سے کنگن کی کھنک
سرخ پھولوں کی سجل چھاؤں سے پائل کی چھنک
کوئی آوازہ بنامِ موسم!
اور پھر موجِ ہوا موجۂ خوشبو کی وہ البیلی سکھی
کچی عمروں کے نئے جذبوں کی سرشاری سے پاگل برکھا
دھانی آنچل میں شفق ریز، سلونا چہرہ
کاسنی چنری، بدن بھیگا ہوا
پشت پر گیلے مگر آگ لگاتے گیسو
بھوری آنکھوں میں دمکتا ہوا گہرا کجرا
رقص کرتی ہوئی رم جھم کے مدھر تال کے زیر و بم پر
جھومتی ناچتی پازیب بجاتی ہوئی آنگن میں اتر آئی ہے
تھام کر ہاتھ یہ کہتی ہے
مرے ساتھ چلو!

لڑکیاں

شیشوں کے شفاف دریچوں پہ گرائے ہوئے سب پردوں کو
اپنے کمروں میں اکیلی بیٹھی
کیٹس کے ،اوڈس، پڑھا کرتی ہیں
کتنا مصروف سکوں چہروں پہ چھایا ہے مگر
جھانک کے دیکھیں
تو آنکھوں کو نظر آئے کہ ہر موئے بدن
گوش بر ساز ہے!
ذہن بیتے ہوئے موسم کی مہک ڈھونڈ تا ہے
آنکھوں کھوئے خوابوں کا پتہ چاہتی ہے
دل بڑے کرب سے
دروازوں سے ٹکراتے ہوئے نرم رم جھم کے مدھر گیت کے اس سر کو
بلانے کی سعی کرتا ہے
جو گئے لمحوں کی بارش میں کہیں ڈوب گیا!

رفاقت

سبز موسم کی بے حد خنک رات تھی
چنبیلی کی خوشبو سے بوجھل ہوا
دھیمے لہجوں میں سرگوشیاں کر رہی تھی
ریشمیں اوس میں بھیگ کر
رات کا نرم آنچل بدن سے لپٹنے لگا تھا
ہار سنگھار کی نرم خوشبو کا جادو
جواں رات کی سانس میں گھل رہا تھا
چاندنی، رات کی گود میں سر رکھے ہنس رہی تھی
اور میں سبز موسم کی گلنار ٹھنڈک میں کھوئی ہوئی
شاخ در شاخ
اک تیتری اڑ رہی تھی
کبھی اپنی پرواز میں رک کے نیچے جو آتی تو احساس ہوتا مجھے
شبنمی گھاس کا لمس پاؤں کو کتنا سکوں دے رہا ہے!

دفعتاً

میں نے ٹی وی کی خبروں پہ موسم کی بات سنا۔
ترے شہر میں لُو چلی ہے
ایک سو ساٹھ سے بھی زیادہ حرارت کا درجہ رہا ہے
مجھے یوں لگا
میرے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے
ہوائیں جہنم سے آنے لگی ہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

لمحہ لمحہ وقت کی جھیل میں ڈوب گیا
اب پانی میں اتریں بھی تو پائیں کیا

طوفاں جب آیا تو جھیل میں کود پڑا
وہ لڑکا جو کشتی کھینے نکلا تھا

کتنی دیر تک اپنا آپ بچائے گی
ننھی سی اک لہر کو موجوں نے گھیرا

اپنے خوابوں کی نازک پتواروں سے
تیر رہا ہے سطحِ آب پہ اک پتہ

ہلکی ہلکی لہریں نیلم پانی میں
دھیرے دھیرے ڈولے یاقوتی نیا

شبنم کے رخساروں پر سورج کے ہونٹ
ٹھہر گیا ہے وصل کا ایک روشن لمحہ

چاند اتر آیا ہے گہرے پانی میں
ذہن کے آئینے میں جیسے عکس ترا

کیسے ان لمحوں میں تیرے پاس آؤں
ساگر گہرا، رات اندھیری، میں تنہا

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

ٹھہر کے دیکھے تو رک جائے نبض ساعت کی
شبِ فراق کی قامت ہے کس قیامت کی

وہ رات جلگے، وہ گئی رات تک سخن کاری
شبیں گزاری ہیں ہم نے بھی کچھ ریاضت کی

وہ مجھ کو برف کے طوفاں میں کیسے چھوڑ گیا
ہوائے سرد میں بھی جب مری حفاظت کی

سفر میں چاند کا ماتھا جہاں بھی دھندلایا
تری نگاہ کی زیبائی نے قیادت کی!

ہوا نے موسمِ باراں سے سازشیں کر لیں
مگر شجر کو خبر ہی نہیں شرارت کی

ڈیپارٹمنٹل اسٹور میں

"پرل کا نیچرل پنک"
ریولان کا ہینڈ لوشن
الزبتھ آرڈرن کا بلش آن بھی،
میڈورا میں پھر نیل پالش کا کوئی نیا شیڈ آیا؟
مرے اس بنفشی دوپٹے سے ملتی ہوئی
رائمل میں لپ اسٹک ملے گی؟
ہاں، وہ ٹیولپ کا شیمپو بھی دیجیے گا
یاد آیا
کچھ روز پہلے جو ٹیوزر لیا تھا، وہ بالکل ہی بیکار نکلا
دوسرا دیجیے گا!
ذرا بل بنا دیجیے!
ارے! وہ جو کونے میں ایک سینٹ رکھا ہوا ہے
دکھائیں ذرا
اسے ٹسٹ کر کے تو دیکھوں
(خدایا! خدایا!
یہ خوشبو تو اس کی پسندیدہ خوشبو رہی ہے
سدا اس کے ملبوس سے پھوٹتی تھی!)
ذرا اس کی قیمت بتا دیں!
اس قدر!!
اچھا، یوں کیجیے

باقی چیزیں کبھی اور لے جاؤں گی

آج تو صرف اس سینٹ کو پیک کر دیجیے!

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

مسئلہ

پتھر کی زباں، کی شاعرہ نے
اک محفلِ شعر و شاعری میں
جب نظم سناتے مجھ کو دیکھا
کچھ سوچ کے دل میں مسکرائی!

جب میز پہ ہم ملے تو اس نے
بڑھ کر مرے ہاتھ ایسے تھامے
جیسے مجھ کو کھوجتی ہو کب سے
پھر مجھ سے کہا کہ آج، پروین!
جب شعر سناتے تم کو دیکھا
میں خود کو بہت ہی یاد آئی!
وہ وقت، کہ جب تمہاری صورت
میں بھی یونہی شعر کہہ رہی تھی
لکھتی تھی اسی طرح کی نظمیں
پر اب تو وہ ساری نظمیں، غزلیں
گزرے ہوئے خواب کی ہیں باتیں!
میں سب کو ڈس اون کر چکی ہوں!

پتھر کی زباں کی شاعرہ کے
چنبیلی سے نرم ہاتھ تھامے

خوشبو، کی سفیر سوچتی تھی
درپیش ہواؤں کے سفر میں
پل پل کی رفیق راہ میرے
اندر کی یہ سادہ لوح ایلس
حیرت کی جمیل وادیوں سے
وحشت کے مہیب جنگلوں میں
آئے گی تو اس کا پھول لہجہ
کیا جب بھی صبا نفس رہے گا!؟
وہ خود کو ڈس اون کر سکے گی!؟

تنقید اور تخلیق

آپ کی شاعری صرف خوشبو ہے
دل میں اترتی ہوئی
روح پر شبنمی ہاتھ رکھتی ہوئی
یہ مگر ذہن کو صرف ہلکے سے چھو کر گزر جائے گی
آپ اسے رنگ کا پیرہن دیجیے
کوئی
آدرش اونچا، انوکھا عقیدہ، کوئی گنجلک فلسفہ
سخت نا قابلِ فہم الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کریں
آپ کی سوچ میں کچھ تو گہرائی ہو۔!
آپ سچ کہہ رہے ہیں
مگر دیکھیے نا ابھی میرا فن کچی عمروں میں ہے
(آپ اسے خواب ہی دیکھنے دیجیے
اتنی گمبھیر دانشوری میں نہ الجھائیے)
میں نہیں چاہتی کہ میرا فن
جواں ہونے سے قبل ہی بوڑھا ہو جائے
اور فلسفے کا عصا لے کے چلنے لگے!

اوتھیلو

اپنے فون پہ اپنا نمبر
بار بار ڈائل کرتی ہوں
سوچ رہی ہوں
کب تک اس کا ٹیلی فون انگیج رہے گا
دل کڑھتا ہے
اتنی اتنی دیر تلک
وہ کس سے باتیں کرتا ہے!

www.IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

متاعِ قلب و جگر ہیں، ہمیں کہیں سے ملیں
مگر وہ زخم جو اس دستِ شبنمی سے ملیں

نہ شام ہے نہ گھنی رات ہے، نہ پچھلا پہر
عجیب رنگ تری چشمِ سرمگیں سے ملیں

میں اس وصال کے لمحے کا نام کیا رکھوں
ترے لباس کی شکنیں تری جبیں سے ملیں

ستائشیں مرے احباب کی نوازش ہیں
مگر صلے تو مجھے اپنے نکتہ چیں سے ملیں

تمام عمر کی نامعتبر رفاقت سے
کہیں بھلا ہو کہ پل بھر ملیں، یقیں سے ملیں

یہی رہا ہے مقدر، مرے کسانوں کا
کہ چاند بوئیں اور ان کو گہن زمیں سے ملیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

عکسِ شکستِ خواب بہر سو بکھیریے
چہرے پہ خاک، زخم پہ خوشبو بکھیریے

کوئی گزرتی رات کے پچھلے پہر کے
لمحوں کو قید کیجیے، گیسو بکھیریے

دھیمے سروں میں کوئی مدھر گیت چھیڑیے
ٹھہری ہوئی ہواؤں میں جادو بکھیریے

گہری حقیقتیں بھی اترتی رہیں گی پھر
خوابوں کی چاندنی تو لب جو بکھیریے

دامانِ شب کے نام کوئی روشنی تو ہو
تارے نہیں نصیب تو آنسو بکھیریے

وحشتِ غزال سے کوئی خوبی تو مانگیے
شہرِ جمال میں رمِ آہو بکھیریے

لیلۃ الضّحک

عجب پراسراری فضا تھی
ہوا میں لوبان و عود و عنبر کی آسمانی مہک رچی تھی
سپید مخروطی، موی شمعیں
عجیب نا قابلِ بیاں مذہبی تیقّن سے جل رہی تھیں
کہ جیسے آبی قباؤں میں کچھ اداس، معصوم لڑکیاں
دونوں ہاتھ اٹھائے
دعا میں مصروف ہوں
اور ان کی چنبیلی سی انگلیوں کی لو تھرتھرا رہی ہو!
دریچوں میں طاقچوں میں
ننھے چراغ یوں جھلملا رہے تھے
کہ جیسے نوزائیدہ فرشتے
زمین کو دیکھ کر
تعجب سے اپنی پلکیں جھپک رہے ہوں!
کتابِ الہام کی تلاوت
سروشِ جبریل کے تصور کی جیسے تجسیم کر رہی تھی!
میں ہلکے رنگوں کے اک دوپٹے میں اپنی زیبائش چھپائے
ترے بہت ہی قریب
سر کو جھکائے بیٹھی تھی
اور تو اپنے سادہ ملبوس میں مرے پاس تھا
مگر ہم ایک اور دنیا میں کھو چکے تھے

زمین کی خواہشیں دھنک پر ہی رہ گئی تھیں
وجود، تتلی کے پر کی صورت، لطیف ہو کر
ہوا میں پرواز کر رہا تھا!
ہمیں بزرگوں نے یہ بتایا، کہ آج کی رات
آسمانوں میں زندگی اور موت کے فیصلے بھی انجام پا رہے ہیں
دعاؤں کی باریابیوں کا یہی سمے ہے!
سو ہم نے اپنے دیے جلا کر
حیات تازہ کی آرزو کی
محبتوں کی ہمیشگی کی دعائیں مانگیں!

میں آج اپنے اکیلے گھر میں
ہوا کے رخ پر چراغ ہاتھوں میں لے کے بیٹھی
خدا کے اس فیصلے کا مفہوم سوچتی ہوں
(کہ جس کی تکمیل میں یہ دیکھا
بدن تو زندہ ہے میرا اب تک
مگر مری روح مر چکی ہے)
میں آج جا کر سمجھ سکی ہوں
کہ آج سے ایک سال پہلے
ترا جلایا ہوا دیا جلد کیوں بجھا تھا!

☆

وہ تو خوشبو ہے، ہواؤں میں بکھر جائے گا
مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا

ہم تو سمجھے تھے کہ اک زخم ہے بھر جائے گا
کیا خبر تھی کہ رگِ جاں میں اتر جائے گا

وہ ہواؤں کی طرح خانہ بجاں پھرتا ہے
ایک جھونکا ہے جو آئے گا، گزر جائے گا

وہ جب آئے گا تو پھر اس کی رفاقت کے لئے
موسم گل مرے آنگن میں ٹھہر جائے گا

آخرش وہ بھی کہیں ریت پہ بیٹھی ہو گی
تیرا یہ پیار بھی دریا ہے، اتر جائے گا

مجھ کو تہذیب کے برزخ کا بنایا وارث
جرم یہ بھی مرے اجداد کے سر جائے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

پانیوں پانیوں جب چاند کا ہالہ اترا
نیند کی جھیل پہ اک خواب پرانا اترا

آزمائش میں کہاں عشق بھی پورا اترا
حسن کے آگے تو تقدیر کا لکھا اترا

دھوپ ڈھلنے لگی، دیوار سے سایہ اترا
سطح ہموار ہوئی، پیار کا دریا اترا

یاد سے نام مٹا ذہن سے چہرہ اترا
چند لمحوں میں نظر سے تری کیا کیا اترا

آج کی شب میں پریشاں ہوں تو یوں لگتا ہے
آج مہتاب کا چہرہ بھی ہے اترا اترا

میری وحشت رمِ آہو سے کہیں بڑھ کر تھی
جب مری ذات میں تنہائی کا صحرا اترا

اک شبِ غم کے اندھیرے پہ نہیں ہے موقوف
تو نے جو زخم لگایا ہے وہ گہرا اترا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے
رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے
آج کی شب نہ مرے پاس آئے
آج تسکینِ مشامِ جاں کو
دل کے زخموں کی مہک کافی ہے
یہ مہک آج سرِ شام ہی جاگ اٹھی ہے
اب یہ بھیگی ہوئی بوجھل پلکیں
اور نمناک، اداس آنکھیں لئے
رت جگا ایسے منائے گی کہ خود بھی جاگے
اور پل بھر کے لئے میں بھی نہ سونے پاؤں
دیو مالائی فسانوں کی کسی منتظرِ موسمِ گل راجکماری کی خزاں بخت، دکھی
روح کی مانند
بھٹکنے کے لئے
کو بہ کو ابرِ پریشاں کی طرح جائے گی
دور افتادہ سمندر کے کنارے بیٹھی
پہروں اس سمت تکے گی کہ جہاں سے اکثر
اس کے گم گشتہ جزیروں کی ہوا آتی ہے!
گئے موسم کی شناسا خوشبو
یوں رگ و پے میں اترتی ہے
کہ جیسے کوئی چمکیلا، روپہلا سیال

جسم میں ایسے سرایت کر جائے
جیسے صحراؤں کی شریانوں میں پہلی بارش!
غیر محسوس سروشِ نکہت
ذہن کے ہاتھ میں وہ اسم ہے
جس کی دستک
یاد کے بند دریچوں کو بڑی نرمی سے
ایسے کھولے گی کہ آنگن میرا
ہر دریچے کی الگ خوشبو سے
رنگ در رنگ چھلک جائے گا!
یہ دلآویز خزانے میرے
میرے پیاروں کی عطا بھی ہیں
مرے دل کی کمائی بھی ہیں
ان کے ہوتے ہوئے اوروں کی ضرورت کیا ہے
رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے
آج کی شب نہ مرے پاس آئے!

☆

خوشبو بھی اس کی طرزِ پذیرائی پر گئی
دھیرے سے میرے ہاتھ کو چھو کر گزر گئی

آندھی کی زد میں آئے ہوئے پھول کی طرح
میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کے فضا میں بکھر گئی

شاخوں نے پھول پہنے تھے کچھ قبل ہی
کیا ہو گیا، قبائے شجر کیوں اتر گئی

ان انگلیوں کا لمس تھا اور میری زلف تھی
گیسو بکھر رہے تھے تو قسمت سنور تھی

اترے نہ میرے گھر میں وہ مہتاب رنگ لوگ
میری دعائے نیم شبی بے اثر گئی

دھوپ کا موسم

میں رنگ میں دیکھتی تھی، خوشبو میں سوچتی ہو تھی!

مجھے گماں تھا

کہ زندگی اجلی خواہشوں کے چراغ لے کر

مرے دریچوں میں روشنی کی نوید بن کر اتر رہی ہے

میں کہر میں چاندنی پہن کر

بنفشی بادل کا ہاتھ تھامے

فضا میں پرواز کر رہی تھی

سماعتوں میں سحاب لہجوں کی بارشیں تھیں

بصارتوں میں گلاب چہروں کی روشنی تھی

ہوا کی ریشم رفاقتیں تھیں

صبا کی شبنم عنایتیں تھیں

حیات خوابوں کا سلسلہ تھی!

کھلیں جو آنکھیں تو سارے منظر دھنک کے اس پار رہ گئے تھے

نہ رنگ میرے، نہ خواب میرے

ہوئے تو بس کچھ عذاب میرے

نہ چاند راتیں، نہ پھول باتیں

نہ نیل صبحیں، نہ جھیل شامیں

نہ کوئی آہٹ، نہ کوئی دستک

حروف مفہوم کھو چکے تھے

علامتیں بانجھ ہو گئی تھیں
گلابی خوابوں کے پیرہن راکھ ہو چکے تھے
حقیقتوں کی برہنگی
اپنی ساری سفاکیوں کے ہمراہ
جسم و جاں پر اتر رہی تھی
وہ مہرباں سایہ دار بادل
عذاب کی رت میں چھوڑ کر مجھ کو جا چکا تھا
زمین کی تیز دھوپ آنکھوں میں چبھ رہی تھی!

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

☆

پورا دکھ اور آدھا چاند!
ہجر کی شب اور ایسا چاند
دن میں وحشت بہل گئی تھی
رات ہوئی اور نکلا چاند
کس مقتل سے گزرا ہو گا
اتنا سہما سہما چاند
یادوں کی آباد گلی میں
گھوم رہا ہے تنہا چاند
میری کروٹ پر جاگ اٹھے
نیند کا کتنا کچا چاند
میرے منہ کو کس حیرت سے
دیکھ رہا ہے بھولا چاند
اتنے گھنے بادل کے پیچھے
کتنا تنہا ہو گا چاند
آنسو روکے نور نہائے
دل دریا، تن صحرا چاند
اتنے روشن چہرے پر بھی
سورج کا ہے سایا چاند
جب پانی میں چہرہ دیکھا
تو نے کس کو سوچا چاند

IqbalCyberLibrary All rights reserved. ©2002-2006

برگد کی ایک شاخ ہٹا کر
جانے کو کس کو جھانکا چاند
بادل کے ریشم جھولے میں
بھور سمے تک سویا چاند
رات کے شانے پر سر رکھے
دیکھ رہا ہے سپنا چاند
سوکھے پتوں کے جھرمٹ پر
شبنم تھی یا ننھا چاند
ہاتھ ہلا کر رخصت ہو گا
اس کی صورت ہجر کا چاند
صحرا صحرا بھٹک رہا ہے
اپنے عشق میں سچا چاند
رات کے شاید ایک بجے ہیں
سوتا ہو گا میرا چاند!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2003-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

دل و نگاہ پہ کس طور کے عذاب اُترے
وہ ماہتاب ہی اترا نہ اس کے خواب اُترے

کہاں وہ رُت کہ جبینوں پہ آفتاب اُترے
زمانہ بیت گیا ان کی آب و تاب اُترے

میں اس سے کھل کے ملوں، سوچ کا حجاب اُترے
وہ چاہتا ہے مری روح کا نقاب اُترے

اداس شب میں کڑی دوپہر کے لمحوں میں
کوئی چراغ، کوئی صورتِ گلاب اُترے

کبھی کبھی ترے لہجے کی شبنمی ٹھنڈک
سماعتوں کے دریچوں پہ خواب اُترے

فصیلِ شہرِ تمنا کی زرد بیلوں پر
ترا جمال کبھی صورتِ سحاب اُترے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

وحی

عجیب موسم تھا وہ بھی، جبکہ
عبادتیں کور چشم تھیں
اور عقیدتیں اپنی ساری بینائی کھو چکی تھیں
خود اپنے ہاتھوں سے ترشے پتھر کو دیوتا کہہ کے
خیر و برکت کی نعمتیں لوگ مانگتے تھے!
مگر وہ اک شخص
جو ابھی اپنے آپ پر بھی نہ منکشف تھا
عجیب الجھن میں مبتلا تھا
یہ وہ نہیں ہیں، وہ کون ہو گا کا کرب بے نام چکھ رہا تھا!
سو اپنے ان نارسا دکھوں کی صلیب اٹھائے
غموں کی نایاب شہریت کو تلاش کرتے
وہ شہر آذر سے دور
اپنے تمام لمحے
حرا کے غاروں کے خواب آسا سکوت کو سونپنے لگا تھا
یہ سوچ کا اعتکاف بھی تھا
اور ایک ان دیکھی روح کل کے وجود کا اعتراف بھی تھا!
وہ رات بھی ارتکاز کی ایک رات تھی
جبکہ لمحہ بھر کو
فضا پہ سناٹا چھا گیا
اور ہواؤں کی سانس رک گئی تھی

ستارۂ شب کے دل کی دھڑکن ٹھہر گئی تھی
گریز پا ساعتیں تحیر زدہ تھیں
جیسے وجود کی نبض تھم گئی ہو!
یکا یک اک روشنی جمال وجلال کے سارے رنگ لے کر
فضا میں گونجی
''پڑھو!''
''میں پڑھ نہیں سکوں گا!''
''پڑھو!''
میں پڑھ نہیں سکوں گا!
''پڑھو!''
''(مگر) میں کیا پڑھوں؟
دے! تم اپنے (عظیم) پرودگار کا نام لے کے
جو سب کو خلق کرتا ہے
جس نے انسان کو بنایا ہے منجمد خون سے
پڑھو (کہ) تمہارا پرودگا بے حد کریم ہے
(اور) جس نے تم کو قلم سے تعلیم دی
اسی نے بتائیں انسان کو وہ باتیں
کہ جن کو وہ جانتا نہیں تھا............
فضائے بے نطق جیسے اقرا کا ورد کرنے لگی تھی
وہ سارے لفظ، جو
تیرگی کے سیلاب میں کہیں بہہ چکے تھے
پھر روشنی کی لہروں میں

واپسی کے سفر کا آغاز کر رہے تھے

دریچۂ بے خیال میں

آگہی کے سورج اتر رہے تھے!

اس ایک پل میں

وہ میرا امّی

مدینۃ العلم بن چکا تھا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

یارب! مرے سکوت کو نغمہ سرائی دے
زخمِ ہنر کو حوصلۂ لب کشائی دے

لہجے کو جوئے آب کی وہ نے نوائی دے
دنیا کو حرف حرف کا بہتا سنائی دے

رگ رگ میں اس کا لمس اترتا دکھائی دے
جو کیفیت بھی جسم کو دے، انتہائی دے

شہرِ سخن سے روح کو وہ آشنائی دے
آنکھیں بھی بند رکھوں تو رستہ سجھائی دے

تخئیل ماہتاب ہو، اظہار آئینہ
آنکھوں کو لفظ لفظ کا چہرہ دکھائی دے

دل کو لہو کروں تو کوئی نقش بن سکے
تو مجھ کو کربِ ذات کی سچی کمائی دے

دکھ کے سفر میں منزلِ نایافت کچھ نہ ہو
زخمِ جگر سے زخمِ ہنر تک رسائی دے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

میں عشقِ کائنات میں زنجیر ہو سکوں
مجھ کو حصارِ ذات کے شر سے رہائی دے

پہروں کی تشنگی پہ بھی ثابت قدم رہوں
دشتِ بلا میں روح مجھے کربلائی دے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006
www.

☆

دھنک دھنک مری پوروں کے خواب کر دے گا
وہ لمس میرے بدن کو گلاب کر دے گا

قبائے جسم کے ہر تار سے گزرتا ہوا
کرن کا پیار مجھے آفتاب کر دے گا

جنوں پسند ہے دل اور تجھ تک آنے میں
بدن کو ناؤ، لہو کو چناب کر دے گا

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤنگی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

انا پرست ہے اتنا کہ بات سے پہلے
وہ اٹھ کے بند مری ہر کتاب کر دے گا

سکوت شہر سخن میں وہ پھول سا لہجہ
سماعتوں کی فضا خواب خواب کر دے گا

اسی طرح سے اگر چاہتا رہا پیہم
سخن وری میں مجھے انتخاب کر دے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مری طرح سے کوئی ہے جو زندگی اپنی
تمہاری یاد کے نام انتساب کر دے گا!

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

گئے موسم میں جو کھلتے تھے گلابوں کی طرح
دل پہ اتریں گے وہی خواب عذابوں کی طرح

راکھ کے ڈھیر پہ اب رات بسر کرنی ہے
جل چکے ہیں میرے خیمے، مرے خوابوں کی طرح

ساعتِ دید کے عارض ہیں گلابی اب تک
اولیں لمحوں کے گلنار حجابوں کی طرح

وہ سمندر ہے تو پھر روح کو شاداب کرے
تشنگی کیوں مجھے دیتا ہے سرابوں کی طرح

غیر ممکن ہے ترے گھر کے گلابوں کا شمار
میرے رستے ہوئے زخموں کے حسابوں کی طرح

یاد تو ہوں گی وہ باتیں تجھے اب بھی لیکن
شیلف میں رکھی ہوئی بند کتابوں کی طرح

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

کون جانے کے نئے سال میں تو کس کو پڑھے
تیرا معیار بدلتا ہے نصابوں کی طرح

شوخ ہو جاتی ہے اب بھی ترے آنکھوں کی چمک
گاہے گاہے ترے دلچسپ جوابوں کی طرح

ہجر کی شب کی، مری تنہائی پہ دستک دے گی
تیری خوشبو، مرے کھوئے ہوئے خوابوں کی طرح

☆

کمال ضبط کو خود بھی تو آزماؤں گی
میں اپنے ہاتھ اس کی دلہن سجاؤں گی

سپرد کر کے اسے چاندنی کے ہاتھوں میں
میں اپنے گھر کے اندھیروں میں لوٹ جاؤں گی

بدن کے کرب کو وہ بھی سمجھ نہ پائے گا
میں دل میں روؤں گی، آنکھوں میں مسکراؤں گی

وہ کیا گیا کہ رفاقت کے سارے لطف گئے
میں کس سے روٹھ سکوں گی، کسے مناؤں گی

اب اس کا فن تو کسی اور سے ہوا منسوب
میں کس کی نظم اکیلے میں گنگناؤں گی

وہ ایک رشتۂ بے نام بھی نہیں لیکن
میں اب بھی اس کے اشاروں پہ سر جھکاؤں گی

بچھا دیا تھا گلابوں کے ساتھ اپنا وجود
وہ سو کے اٹھے تو خوابوں کی راکھ اٹھاؤں گی

سماعتوں میں گھنے جنگلوں کی سانسیں ہیں
میں اب کبھی تری آواز سن نہ پاؤں گی

جواز ڈھونڈ رہا تھا نئی محبت کا
وہ کہہ رہا تھا کہ میں اس کو بھول جاؤں گی!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

عیادت

پت جھڑ کے موسم میں تجھ کو
کون سے پھول کا تحفہ بھیجوں
میرا آنگن خالی ہے
لیکن میری آنکھوں میں
نیک دعاؤں کی شبنم ہے
شبنم کا ہر تارہ
تیرا آنچل تھام کے کہتا ہے
خوشبو، گیت، ہوا، پانی اور رنگ کو چاہنے والی لڑکی!
جلدی سے اچھی ہو جا
صبح بہار کی آنکھیں کب سے
تیری نرم ہنسی کا رستہ دیکھ رہی ہیں!

ایک دوست کے نام

لڑکی!

یہ لمحے بادل ہیں
گزر گئے تو ہاتھ کبھی نہیں آئیں گے
ان کے لمس کو پیتی جا
قطرہ قطرہ بھیگتی جا
بھیگتی جا تو جب تک ان میں نم ہے
اور تیرے اندر کی مٹی پیاسی ہے
مجھ سے پوچھ
کہ بارش کو واپس آنے کا رستہ کبھی نہ یاد ہوا
بال سکھانے کے موسم ان پڑھ ہوتے ہیں!

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

کچے زخموں سے بدن سجنے لگے راتوں کے
سبز تحفے مجھے آنے لگے برساتوں کے

جیسے سب رنگ دھنک کے مجھے چھونے آئے
عکس لہراتے ہیں آنکھوں میں مری، ساتوں کے

بارشیں آئیں اور آنے لگے خوشرنگ عذاب
جیسے صندوقچے کھلنے لگے سوغاتوں کے

چھو کے گزری تھی ذرا جسم کو بارش کی ہوا
آنچ دینے لگے ملبوس جواں راتوں کے

پہروں باتیں وہ ہری بیلوں کے سائے سائے
واقعے خواب ہوئے ایسی ملاقاتوں کے

قریۂ جاں میں کہاں اب وہ سخن کے موسم
سوچ چمکاتی رہے رنگ گئی باتوں کے

کن لکیروں کی نظر سے ترا رستہ دیکھوں
نقش معدوم ہوئے جاتے ہیں ان ہاتھوں کے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved. ©2002-2006

تو مسیحا ہے، بدن تک ہے ترے چارہ گری
تیرے امکاں میں کہاں زخم کڑی باتوں کے

قافلے نکہت و انوار کے بے سمت ہوئے
جب سے دولہا نہیں ہونے لگے باراتوں کے

پھر رہے ہیں مرے اطراف میں بے چہرہ وجود
ان کا کیا نام ہے، یہ لوگ ہیں کن ذاتوں کے

آسمانوں میں وہ مصروف بہت ہے___ یا پھر
بانجھ ہونے لگے الفاظ مناجاتوں کے

☆

نم ہیں پلکیں تری اے موجِ ہوا، رات کے ساتھ
کیا تجھے بھی کوئی یاد آتا ہے برسات کے ساتھ

روٹھنے اور منانے کی حدیں ملنے لگیں
چشم پوشی کے سلیقے تھے، شکایات کے ساتھ

تجھ کو کھو کر بھی رہوں خلوت جاں میں تیری
جیت پائی ہے محبت نے عجب مات کے ساتھ

نیند لاتا ہوا، پھر آنکھ کو دکھ دیتا ہوا
تجربے دونوں ہیں وابستہ ترے ہات کے ساتھ

کبھی تنہائی سے محروم نہ رکھا مجھ کو
دوست ہمدرد رہے کتنے، مری ذات کے ساتھ

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

موجوں نے وہ دکھ دیے بدن کو
اب لمس حباب کھل رہا ہے

قرطاس بدن پہ سلوٹیں ہیں
ملبوسِ کتاب گل رہا ہے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

تمہارا رویہ

تمہارا رویہ

مرے ساتھ ایسا رہا ہے

کہ جو ایک کہنہ سیاسی مدبر کا

کمسن صحافی کے ہمراہ ہوتا ہے ___

ہر حرف اپنے عواقب سے ہشیار

ہر لفظ تولا ہوا

(مسئلہ فقرے بازی میں الجھا ہوا)

کوئی بات ایسی نہ ہو پائے، جو بعد میں

اس کے حق میں

خود اس کی زباں سے چلایا ہوا تیر بن جائے

(اور وہ پشیمان ہو)

خود سے ملنے کی فرصت کسے تھی

اپنی پندار کی کرچیاں
چن سکوں گی
شکستہ اڑانوں کے ٹوٹے ہوئے پر سمیٹوں گی
تجھ کو بدن کی اجازت سے رخصت کروں گی
کبھی اپنے بارے میں اتنی خبر ہی نہ رکھی تھی
ورنہ بچھڑنے کی یہ رسم کب کی ادا ہو چکی ہوتی
مرا حوصلہ
اپنے دل پر بہت قبل ہی منکشف ہو گیا ہوتا
لیکن ــــ یہاں
خود سے ملنے کی فرصت کسے تھی!

☆

جب ہوا تک یہ کہے نیند کو رخصت جانو
ایسے موسم میں جو خواب آئیں غنیمت جانو

جب تک اس سادہ قبا کو نہیں چھونے پاتی
موجۂ رنگ کا پندار سلامت جانو

جس گھروندے میں ہوا آتے ہوئے کترائے
دھوپ آجائے تو یہ اس کی مروت جانو

وحشتِ غربت میں جہاں کوئی شناسا بھی نہیں
ابر رک جائے ذرا دیر تو رحمت جانو

منہ پہ چھڑکاؤ ہو، اندر سے جڑیں کاٹی جائیں
اس پہ اصرار، اسے عین محبت جانو

ورنہ یوں طنز کا لہجہ بھی کسے ملتا ہے
ان کا طرزِ سخن خاص عنایت جانو!

کن رس

یہ جھکی جھکی آنکھیں
یہ رکا رکا لہجہ
لب پہ بار بار آ کے
ٹوٹتا ہوا فقرہ
گرد میں اٹی پلکیں
دھوپ سے تپا چہرہ
سر جھکائے آیا ہے
ایک عمر کا بھولا
دل ہزار کہتا ہے
ہاتھ تھام لوں اس کا
چوم لوں یہ پیشانی
لوٹنے نہ دوں تنہا
کوئی دل سے کہتا ہے
سارے حرف جھوٹے ہیں
اعتبار مت کرنا!
اعتبار مت کرنا!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

کیسی بے چہرہ رتیں آئیں وطن میں، اب کے
پھول آنگن میں کھلے ہیں نہ چمن میں، اب کے

برف کے ہاتھ ہی ہاتھ آئیں گے، اے موجِ ہوا
حدتیں مجھ میں، نہ خوشبو کے بدن میں، اب کے

دھوپ کے ہاتھ میں جس طرح کھلے خنجر ہوں
کھردرے لہجوں کی نوکیں ہیں کرن میں، اب کے

دل اسے چاہے جسے عقل نہیں چاہتی ہے
خانہ جنگی ہے عجب ذہن و بدن میں، اب کے

جی یہ چاہے، کوئی پھر توڑ کے رکھ دے مجھ کو
لذتیں ایسی کہاں ہوں گی تھکن میں، اب کے

بے نسب ورثے کا بوجھ

گہرے پانی کی چادر پہ لیٹی ہوئی جل پری
اپنے آئینۂ تن کی عریانیوں کے تکلم سے ناآشنا
موجۂ زلفِ آبِ رواں سے لپٹ کر
ہواؤں کی سرگوشیاں سنتے رہنے میں مشغول تھی!
ناگہاں
نیلگوں آسمانوں پہ اڑتے ہوئے دیوتا نے
زمیں پر جو دیکھا
تو پرواز ہی بھول بیٹھا
نظر جیسے شل ہو گئی
اڑنا چاہا ___ مگر
خواہشِ بے اماں نے بدن میں قیامت سی مچا دی
مگر وصل کیسے ہو ممکن
کہ وہ دیوتا ___ آسمانوں کا بیٹا ہوا!
جل پری کا تعلق زمیں سے
سو خواہشوں کے عفریت نے
آسماں اور زمیں کے کہیں درمیاں سرزمینوں کی
مخلوق کا روپ دھارا
بہت کھولتی خواہشوں کے تلاطم سے سرشار نیچے اترنے لگا
جل پری ___
اس قدر دودھیا خوشنما نس کو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

وہ بچپنے کی نیند تو اب خواب ہو گئی
کیا عمر تھی کہ رات ہوئی اور سو گئے!

کیا دکھ تھے، کون جان سکے گا، نگارِ شب!
جو میرے اور تیرے دوپٹے بھگو گئے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

ویسے تو کج ادائی کا دکھ کب نہیں سہا
آج اس کی بے رخی نے مگر دل دکھا دیا

موسم مزاج تھا، نہ زمانہ سرشت تھا
میں اب بھی سوچتی ہوں وہ کیسے بدل گیا

دکھ سب کے مشترک تھے مگر حوصلے جدا
کوئی بکھر گیا تو کوئی مسکرا دیا

جھوٹے تھے سارے پھول جو پیڑوں پہ آئے تھے
کوئی شگوفہ بھی تو ثمرور نہیں ہوا

وہ چوٹ کیا ہوئی جو آنسو نہ بن سکی
وہ درد کیا ہوا کہ جو مصرعہ نہ بن سکا

ایسے بھی زخم تھے جو چھپاتے پھرے ہیں ہم
درپیش تھا کسی کے کرم کا معاملہ

آلودۂ سخن بھی نہ ہونے دیا اسے
ایسا بھی دکھ ملا جو کسی سے نہیں کہا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

بائیسویں صلیب

صبح کے وقت، اذاں سے پہلے
اب سے بائیس سال قبل اُدھر
عمر میں پہلی دفعہ روئی تھی میں
کرب میں ڈوبی ہوئی چیخ کو سن کر مری ماں ہنس دی تھی
مری آواز نے اس کو شاید
اس کے ہونے کا یقیں بخشا تھا
دکھ کے اک لمبے سفر اور اذیت کی کئی راتیں بسر کرنے پر
اس نے تخلیق کے اس نے نئی زندگی پائی تھی جسے
آنسوؤں نے مرے چشمہ دیا!

ہر نئے سال کے چوبیس نومبر کی سحر
دکھ کا اک نیا رنگ لے مرے گھر اتری
اور میں ہر رنگ کے شایان سواگت کے لیے
نذر کرتی رہی
کیا کیا تحفے!
کبھی آنگن کی ہری بیلوں کی ٹھنڈی چھایا
کبھی دیوار پہ اگتے ہوئے پھولوں کا بنفشی سایہ
کبھی آنکھوں کا کوئی طفلک معصوم
کبھی خوابوں کا کوئی شہزادہ کہ تھا قاف کا رہنے والا

کبھی نیندوں کے مسلسل کئی موسم
تو کبھی
جاگتے رہنے کی بے انت رتیں!
(رس میں بھیگی ہوئی برسات کا کاجل راتیں
چاندنی کے مچلتی ہوئی پاگل راتیں!)

وقت نے مجھ سے کئی دان لیے
اس کی بانہیں، مری مضبوط پناہیں لے لیں
مجھ تک آتی ہوئی اس سوچ کی راہیں لے لیں
حد تو یہ ہے کہ وہ بے فیض نگاہیں لے لیں
رنگ تو رنگ تھے خوشبوئے حنا تک لے لی
سایہ ابر کا کیا ذکر، ردا تک لے لی
کانپتے ہونٹوں سے موہوم دعا تک لے لی
ہر نئے سال کی اک تازہ صلیب
میرے بے رنگ دریچوں میں گڑی
قرضِ زیبائی طلب کرتی رہی
اور میں تقدیر کی مشاطہ مجبور کی مانند ادھر
اپنے خوابوں سے لہو لے لے کر
دست قاتل کی حنابندی میں مصروف رہی
اور یہاں تک کہ __ صلیبیں مری قامت سے بڑی ہونے لگیں!

ہاں کبھی نرم ہوا نے بھی دریچوں پہ مرے، دستک دی
اور خوشبو نے مرے کان میں سرگوشی کی
رنگ نے کھیل رچانے کو کہا بھی، لیکن
میرے اندر کی یہ تنہا لڑکی
رنگ و خوشبو کی سکھی بن نہ سکی
ہر نئی سالگرہ کی شمعیں
میرے ہونٹوں کی بجائے
شام کی سرد ہوا نے گل کیں
اور میں جاتی ہوئی رت کے شجر کی مانند
تن تنہا و تہی دست کھڑی
اپنے ویران کواڑوں سے ٹکائے سر کو
خود کو تقسیم کے نادیدہ عمل میں سے گزرتے ہوئے بس دیکھا کی!

آج اکیس صلیبوں کو لہو دے خیال آتا ہے
اپنے بائیسویں مہمان کی کس طرح پذیرائی کروں
آج تو آنکھ میں آنسو بھی نہیں!
ماں کی خاموش کی نگاہیں
مرے اندر کے شجر میں کسی کونپل کی مہک ڈھونڈتی ہیں
اپنے ہونے سے مرے ہونے کی مربوط حقیقت کا سفر چاہتی ہیں
خالی سیپی سے گہر سے مانگتی ہیں!
میں تو موتی کے لیے گہرے سمندر میں اترنے کو بھی راضی ہوں، مگر

ایسی برسات کہاں سے لاؤں

جو مری روح کو چشمہ دے!

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

یاد کیا آئی کہ روشن ہو گئے آنسو کے گھر
جنگلوں میں شام اتری جل اٹھے جگنو کے گھر

رات کی رانی کا آنچل تھام کر چلتی ہوں میں
آج کی شب زندگی مہماں ہوئی خوشبو کے گھر

رات میں بھیگے ہوئے جنگل کا منظر دیکھنے
شب گزیدہ لوگ کیسے جائیں گے جگنو کے گھر

کیا عجب جو سر کٹے لوگوں کی پرچھائیں ملیں
شہر میں کھلنے لگے ہیں جابجا جادو کے گھر

تجھ میں خواہش تھی کہ گہری رات کا تارہ بنے
آ، کہ اب پہلے سی بھی تاریکی ہیں گیسو کے گھر

پہلے یہ منظر پڑھا تھا صرف، اب دیکھا بھی ہے
بانسری بجتی رہی، جلتے رہے نیرو کے گھر!

☆

درد پھر جاگا، پرانا زخم پھر تازہ ہوا
فصل، گل کتنے قریب آئی ہے اندازہ ہوا

صبح یوں نکلی، سنور کے جس طرح کوئی دلہن
شبنم آویزہ ہوئی، رنگ شفق غازہ ہوا

ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن
بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا

ریل کی سیٹی میں کیسے ہجر کی تمہید تھی
اس کو رخصت کر کے گھر لوٹے تو اندازہ ہوا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

امر

ہم میں بھی نہیں وہ روشنی اب
اور تم بھی تمام جل بجھے ہو
دونوں سے بچھڑ گئی ہیں کرنیں
ویران ہیں شہرِ دل کی راتیں
اب خواب ہیں چاندنی کی باتیں
جنگل میں ٹھہر گئی ہیں شامیں!
لیکن
یہ جو دفعتاً اُدھر سے گزرے
گُل مہر شاخ کو ہٹا کر
ابھرا ہے افق پہ چاند میرا
اس چاند کا حسن تو وہی ہے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

یاد کیا آئیں گے وہ لوگ جو آئے نہ گئے
کیا پذیرائی ہو ان کی جو بلائے نہ گئے

اب وہ نیندوں کا اجڑنا تو نہیں دیکھیں گے
وہی اچھے تھے جنہیں خواب دکھائے نہ گئے

رات بھر میں نے کھلی آنکھوں سے سپنا دیکھا
رنگ وہ پھیلے کہ نیندوں سے چرائے نہ گئے

بارشیں رقص میں تھیں اور زمیں ساکت تھی
عام تھا فیض مگر رنگ کمائے نہ گئے

پر سمیٹے ہوئے شاخوں میں پرندے آ کر
ایسے سوئے کہ ہوا سے بھی جگائے نہ گئے

تیز بارش ہو، گھنا پیڑ ہو، اک لڑکی ہو
ایسے منظر کبھی شہروں میں تو پائے نہ گئے

روشنی آنکھ نے پی اور سر مژگانِ خیال
چاند وہ چمکے کہ سورج سے بجھائے نہ گئے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

گلاب ہاتھ میں ہو، آنکھ میں ستارہ ہو
کوئی وجود محبت کا استعارہ ہو

میں گہرے پانی کی اس رو کے ساتھ بہتی رہوں
جزیرہ ہو کہ مقابل کوئی کنارہ ہو

کبھی کبھار اسے دیکھ لیں، کہیں مل لیں
یہ کب کہا تھا کہ وہ خوش بدن ہمارا ہو

قصور ہو تو ہمارے حساب میں لکھ جائے
محبتوں میں جو احسان ہو تمہارا ہو

یہ اتنی رات گئے کون دستکیں دے گا
کہیں ہوا کا ہی اس نے نہ روپ دھارا ہو

افق تو کیا ہے، درِ کہکشاں بھی چھو آئیں
مسافروں کو اگر چاند کا اشارا ہو

میں اپنے حصے کے سکھ جس کے نام کر ڈالوں
کوئی تو ہو جو مجھے اس طرح کا پیارا ہو

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اگر وجود میں آہنگ ہے تو وصل بھی ہے

میں چاہے نظم کا ٹکڑا، وہ نثر پارہ ہو!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

کس نے اسے گنتیاں سکھائیں
جس نے کبھی زندگی میں اپنی
اسکول کی شکل تک نہ دیکھی
استاد کا نام تک نہ جانا

سچ یہ ہے کہ سورجوں کو چاہے
بادل کے کفن بھی دے کے رکھیں
کب روشنیاں ہوئی ہیں زنجیر!
تنویر کا ہاتھ کس نے تھاما!
کرنوں کے قدم کہاں رکے ہیں!

CyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

ہوا کی دھن پر بن کی ڈالی ڈالی گائے
کوئل کوکے، جنگل کی ہریالی گائے

رُت وہ ہے جب کونپل کی خوشبو سُر مانگے
پُروا کے ہمراہ عمریا بالی گائے

مورنی بن کر پروا سنگ میں جب بھی ناچوں
پروا بھی بن میں ہو کر متوالی گائے

رات گئے میں بندیا کھوجنے جب بھی نکلوں
کنگن کھنکے اور کانوں کی بالی گائے

رنگ منایا جائے، خوشبو کھیلی جائے
پھول ہنسیں، پتے ناچیں اور مالی گائے

میرے بدن کارواں رواں اس میں بھیگے
رات نشے میں اور ہوا بھوپالی گائے

سجے ہوئے ہیں پلکوں پر خوشرنگ دیے سے
آنکھ ستاروں کی چھاؤں دیوالی گائے

ہوا کے سنگ چلے رہ رہ کے لے ہنسی کی
جیسے دریا پار کوئی بھٹیالی گائے

ساجن کا اصرار کہ ہم تو گیت سنیں گے
گوری چپ ہے لیکن منہ کی لالی گائے

منہ سے نہ بولے، نین مگر مسکاتے جائیں
اجلی دھوپ نہ بولے، رینا کالی گائے

دھانی بانکیں جب بھی سہاگن کو پہنائے
شوخ سروں میں کیا کیا چوڑی والی گائے

محنت کی سندرتا کھیتوں میں پھیلی ہے
نرم ہوا کی دھن پر دھان کی بالی گائے

مورنی

بارش نے
جب سے مجھ کو پازیب پہنائی ہے
میں رقص میں ہوں
اور اتنی خوش ہوں
اپنے پاؤں کی بدرنگی کو
دیکھ دیکھ کے بھول رہی ہوں
پر پھیلائے
بھیگے جنگل میں مسلسل ناچ رہی ہوں!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نظر کی تیزی میں ہلکی ہنسی کی آمیزش
ذرا سی دھوپ میں کچھ چاندنی کی آمیزش

یہی تو وجہِ شکستِ وفا ہوئی میری
خلوصِ عشق میں سادہ دلی کی آمیزش

مرے لیے ترے الطاف کی وہ اجلی رت
عذابِ مرگ میں تھی زندگی کی آمیزش

وہ چاند بن کے مرے جسم میں پگھلتا رہا
لہو میں ہوتی گئی روشنی کی آمیزش

یہ کون بن میں بھٹکتا تھا جس کے نام پہ ہے
ہوائے دشت میں آشفتگی کی آمیزش

زمیں کے چہرے پہ بارش کے پہلے پیار کے بعد
خوشی کے ساتھ تھی حیرانگی کی آمیزش

سمندروں کی طرح مری آنکھ ساکت ہے
مگر سکوت میں کس بے کلی کی آمیزش

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

موسم

چڑیا پوری بھیگ چکی ہے
اور درخت بھی پتہ پتہ ٹپک رہا ہے
گھونسلا کب کا بکھر چکا ہے
چڑیا پھر بھی چہک رہی ہے
انگ انگ سے بول رہی ہے
اس موسم میں بھیگتے رہنا کتنا اچھا لگتا ہے!

www.IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

میں کس کے ہاتھ بھیجوں اسے آج کی دعا
قاصد، ہوا، ستارہ، کوئی اس گھر نہ جائے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

رنگ، خوشبو میں اگر حل ہو جائے
وصل کا خواب مکمل ہو جائے

چاند کا چوما ہوا سرخ گلاب
تیتری دیکھے تو پاگل ہو جائے

میں اندھیروں کو اجالوں ایسے
تیرگی آنکھ کا کاجل ہو جائے

دوش پر بارشیں لے کے گھومیں
میں ہوا اور وہ بادل ہو جائے

نرم سبزے پہ ذرا جھک کے چلے
شبنمی رات کا آنچل ہو جائے

عمر بھر تھامے رہے خوشبو کو
پھول کا ہاتھ مگر شل ہو جائے

چڑیا پتوں میں سمٹ کر سوئے
پیڑ یوں پھیلے کہ جنگل ہو جائے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006 IAP

پہرے

پسِ شہرِ گل

سرخ پتھر کی دیوار پر

آ کے موجِ صبا

عمر بھر دستکیں دے تو کیا

صرف یہ ہے کہ ہاتھ اس کے تھک جائیں گے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اتنا دھیان میں رکھنا

اجلے آج کی سچائی کو
میلی کل کی دھندلاہٹ میں
کیا اوروں کی صورت تم بھی پرکھو گے؟
خیر ___ تمہاری مرضی
لیکن اتنا دھیان میں رکھنا
سورج پر بھی رات کی ہم آغوشی کا الزام رہا ہے!

IqbalCyberLibrary.net
WWW.
All rights reserved.
©2002-2006
اقبال اردو سائبر لائبریری

مجبوری

ہوائیں
دستکوں میں میرا نام لے رہی ہیں
میں، کواڑ کیسے کھولوں
میرے دونوں ہاتھ پشت کی طرف بندھے ہوئے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

تعبیر

سیہ راتوں کے آگے سرخرو ہوں
چاند سے آنکھیں ملا کر بات کرتی ہوں
کہ میں نے عمر میں دیکھا ہے پہلی بار یہ منظر
مری نیندیں مرے خوابوں کے آگے سر اٹھا کر چل رہی ہیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

واٹرلو

اس کے کنول ہاتھوں کی خوشبو
کتنی سبز آنکھوں نے پینے کی خواہش کی تھی
کتنے چمکیلے بالوں نے
چھوئے جانے کی آس میں خود کو کیسا کیسا بکھرایا تھا
کتنے پھول اگانے والے پاؤں
اس کی راہ میں اپنی آنکھیں بچھائے پھرتے تھے
لیکن وہ ہر خواب کے ہاتھ جھٹکتی ہوئی
جنگل کی مغرور ہوا کی صورت
اپنی دھن میں اڑتی پھرتی
آج _ مگر
سورج نے کھڑکی سے جھانکا
تو اس کی آنکھیں پلکیں جھپکنا بھول گئیں
وہ مغرور سی، تیکھی لڑکی
عام سی آنکھوں، عام سے بالوں والے
اک اکھڑ پردیسی کے آگے
دوزانو بیٹھی
اس کے بوٹ کے تسمے باندھ رہی تھی!

نئی رات

گہن کو اپنے تن کا نوشتہ جان کے، میں نے
روشنیوں سے سارے ناطے توڑ لیے تھے
رات کو اپنی سکھی مان کے
اپنے سارے دکھ بس اس سے کہہ کے
جی ہلکا کر لیتی تھی
شام ڈھلے، تنہائی کے بازو پر سر رکھے سو جاتی
اور نیندوں کے بے آباد جزیروں میں تنہا
اک تھکی ہوئی خوشبو کی طرح بھٹکا کرتی!

آج بھی میں تنہا ہوں سفر میں
لیکن خود سے پوچھ رہی ہوں
میرے وجود کے گرد یہ کیسا ہالہ ہے!
یوں لگتا ہے
چادرِ شب شانوں سے سرکتی جاتی ہے
چاند مرے آنچل میں ستارے ٹانک رہا ہے!

☆

اپنی ہی صدا سنوں کہاں تک
جنگل کی ہوا رہوں کہاں تک

ہر بار ہوا نہ ہو گی در پر
ہر بار مگر اٹھوں کہاں تک

دم گھٹتا ہے گھر میں حبس وہ ہے
خوشبو کے لئے اپنے رفو کروں کہاں تک

ساحل پہ سمندروں سے بچ کر
میں نام ترا لکھوں کہاں تک

تنہائی کا ایک ایک لمحہ
ہنگاموں سے قرض لوں کہاں تک

گر لمس نہیں تو لفظ ہی بھیج
میں تجھ سے جدا رہوں کہاں تک

سکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو
دکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006 I.A.A.M

منسوب ہو ہر کرن کسی سے
اپنے ہی لئے جلوں کہاں تک

آنچل مرے بھر کے پھٹ رہے ہیں
پھول اس کے لئے چنوں کہاں تک

☆

کیسے چھوڑیں اسے تنہائی پر
حرف آتا ہے مسیحائی پر

اس کی شہرت بھی تو پھیلی ہر سو
پیار آنے لگا سودائی پر

ٹھہرتی ہی نہیں آنکھیں جاناں!
تیری تصویر کی زیبائی پر
رشک آیا ہے بہت حسن کو بھی
قامتِ عشق کی رعنائی پر

سطح سے دیکھ کے اندازے لگیں
آنکھ جاتی نہیں گہرائی پر

ذکر آئے گا جہاں بھنوروں کا
بات ہو گی مرے ہرجائی پر

خود کو خوشبو کے حوالے کر دیں
پھول کی طرزِ پذیرائی پر

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ق

ڈوبا ہوا ہے حسنِ سخن میں سکوت، شب
تارِ رباب روح میں کلیاں کی طرح

آہنگ کے جمال میں انجیل کی دعا
نرمی میں اپنی، سورۂ رحمان کی طرح

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

سناٹا فضا میں بہہ رہا ہے
دکھ اپنے ہوا سے کہہ رہا ہے

برفیلی ہوا میں تن شجر کا
ہونے کا عذاب سہہ رہا ہے

باہر سے نئی سفیدیاں ہیں
اندر سے مکان ڈھ رہا ہے

حل ہوگیا خون میں کچھ ایسے
رگ رگ میں وہ نام بہہ رہا ہے

جنگل سے ڈرا ہوا پرندہ
شہروں کے قریب رہ رہا ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

چھونے سے قبل رنگ کے پیکر پگھل گئے
مٹھی میں آ نہ پائے کے جگنو نکل گئے

پھیلے ہوئے تھے جاگتی نیندوں کے سلسلے
آنکھیں کھلیں تو رات کے منظر بدل گئے

کب حدت گلاب پہ حرف آنے پائے گا
تتلی کے پر اڑان کی گرمی سے جل گئے

آگے تو صرف ریت کے دیا دکھائی دیں
کن بستیوں کی سمت مسافر نکل گئے

پھر چاندنی کے دام میں آنے کو تھے گلاب
صد شکر نیند کھونے سے پہلے سنبھل گئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

کیسے چھوڑیں اسے تنہائی پر
حرف آتا ہے مسیحائی پر

اس کی شہرت بھی تو پھیلی ہر سو
پیار آنے لگا رسوائی پر

ٹھہرتی ہی نہیں آنکھیں جاناں!
تیری تصویر کی زیبائی پر

رشک آیا ہے بہت حسن کو بھی
قامت عشق کی رعنائی پر

سطح سے دیکھ کے اندازے لگیں
آنکھ جاتی نہیں گہرائی پر

ذکر آئے گا جہاں بھنوروں کا
بات ہو گی مرے ہرجائی کی

خود کو خوشبو کے حوالے کر دیں
پھول کی طرزِ پذیرائی پر

سوئی ہے ابھی تو جا کے شبنم
ایسا نہ ہو موج گل اٹھا دے

چکھوں ممنوعہ ذائقے بھی
دل! سانپ سے دوستی بڑھا دے

آج کی رات

نیند پلکوں کی جھالر کو چھوتی ہوئی
اوس میں اپنا آنچل بھگو کے
مرے دُکھتے ماتھے پہ رکھنے چلی ہے
مگر__ آنکھ اور ذہن کے درمیاں
آج کی شب وہ کانٹے بچھے ہیں
جن نیندوں کے آہستہ رو، پھول پاؤں بھی چلنے سے معذور ہیں
ہر بُن مو میں اک آنکھ اُگ آئی ہے
جس کی پلکیں نکلنے سے پہلے کہیں جھڑ چکی ہیں
اور اب، رات بھر
روشنی اور کھلی آنکھ کے درمیاں
نیند مصلوب ہوتی رہے گی!

☆

دستِ شب پر دکھائی کیا دیں گی
سلوٹیں روشنی میں ابھریں گی

گھر کی دیواریں میرے جانے پر
اپنی تنہائیوں کو سوچیں گی

انگلیوں کو تراش دوں پھر بھی
عادتاً اس کا نام لکھیں گی

رنگ و بو سے کہیں پناہ نہیں
خواہشیں بھی کہاں اماں دیں گی

ایک خوشبو سے بچ بھی جاؤں اگر
دوسری نکہتیں جکڑ لیں گی

خواب میں تتلیاں پکڑنے کو
نیندیں بچوں کی طرح دوڑیں گی

کھڑکیوں پر دبیز پردے ہوں
بارشیں پھر بھی دستکیں گی!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

وہ جس سے رہا آج تک آواز کا رشتہ
تجھ سے مری سوچوں کو اب الفاظ کا رشتہ

تتلی سے مرا پیار کچھ ایسے بھی بڑھا ہے
دونوں میں رہا لذت پرواز کا رشتہ

سب لڑکیاں اک دوسرے کو جان رہی ہیں
یوں عام ہوا مسلک شہناز کا رشتہ

راتوں کی ہوا اور مرے تن کی مہک میں
مشترکہ ہوا اک در کم باز کا رشتہ

تتلی کے لبوں اور گلابوں کے بدن میں
رہتا ہے سدا چھوٹے سے اک راز کا رشتہ

ملنے سے گریزاں ہیں، نہ ملنے پہ خفا بھی
دم توڑتی چاہت ہے کس انداز کا رشتہ!

☆

حلقۂ رنگ سے باہر دیکھوں
خود کو خوشبو میں سمو کر دیکھوں

اس کو بینائی کے اندر دیکھوں
عمر بھر دیکھوں کہ پل بھر دیکھوں

کس کی نیندوں کے چرا لائی رنگ
موجۂ زلف کو چھو کر دیکھوں

زرد برگد کے اکیلے پن میں
اپنی تنہائی کے منظر دیکھوں

موت کا ذائقہ لکھنے کے لئے
چند لمحوں کو ذرا مر دیکھوں

☆

کیسے کیسے تھے جزیرے خواب میں
بہہ گئے سب نیند کے سیلاب میں

لڑکیاں بیٹھی تھیں پاؤں ڈال کر
روشنی سی ہو گئی تالاب میں

جکڑے جانے کی تمنا تیز تھی
آ گئے پھر حلقۂ گرداب میں

ڈوبتے سورج کی نارنجی تھکن
تیرتی ہے دیدہ خوناب میں

وہ تو میرے سامنے بیٹھا تھا ________ پھر
کس کا چہرہ نقش تھا مہتاب میں!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مشترکہ دشمن کی بیٹی

ننھے سے اک چینی ریستوران کے اندر
میں اور میری نیشنلسٹ کولیگز
کیٹس کی نظموں جیسے دلآویز دھندلکے میں بیٹھی
سوپ کے پیالے سے اٹھتی، خوش لمس مہک کو
تن کی سیرابی میں بدلتا دیکھ رہی تھیں
باتیں۔ہوانہیں پڑھ سکتی۔تاج محل میسور کے ریشم
اور بنارس کی ساری کے ذکر سے جھلمل کرتی
پاک و ہند سیاست تک آنکلیں
پینسٹھ۔اس کے بعد اکہتر__ جنگی قیدی__
امرتسر کا ٹی وی__
پاکستانی کلچر، محاذ نو__ خطرے کی گھنٹی............

میری جوشیلی کولیگز
اس حملے پر بہت خفا تھیں
میں کچھ کہنا چاہا، تو
ان کے منہ یوں بگڑ گئے تھے
جیسے سوپ کے بدلے انہیں کونین کا رس پینے کو ملا ہو
ریستوران کے مالک کی ہنس مکھ بیوی بھی
میری طرف شاکی نظروں سے دیکھ رہی تھی
(شاید سنہ باسٹھ کا کوئی تیر ابھی تک اس کے دل میں ترازو تھا!)

ریستوران کے نروز میں جیسے
ہائی بلڈ پریشر انساں کے جسم کی جیسی جھلاہٹ درآئی تھی
یہ کیفیت کچھ لمحے رہتی
تو ہمارے ذہنوں کی شریانیں پھٹ جاتیں
لیکن اس پل، آرکسٹرا خاموش ہوا
اور لتا کی رس ٹپکاتی، شہد آگیں آواز، کچھ ایسے ابھری
جیسے حبس زدہ کمرے میں
دریا کے رخ والی کھڑکی کھلنے لگی ہو!
میں دیکھا
جسموں اور چہروں کے تناؤ پہ
ان دیکھے ہاتھوں کی ٹھنڈک
پیار کی شبنم چھڑک رہی تھی
مسخ شدہ چہرے جیسے پھر سنور رہے تھے
میری نیشنلسٹ کولیگز
ہاتھوں کے پیالوں میں اپنی ٹھوڑیاں رکھے
ساکت و جامد بیٹھی تھیں
گیت کا جادو بول تھا!
میز کے نیچے
ریستوران کے مالک کی ہنس مکھ بیوی کے
نرم گلابی پاؤں بھی
گیت کی ہمراہی میں تھرک رہے تھے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2006

مشترکہ دشمن کی بیٹی
مشترکہ محبوب کی صورت
اجلے ریشم لہجوں کی بانہیں پھیلائے
ہمیں سمیٹے
ناچ رہی تھی!

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہو گئے
موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفاک ہو گئے

بادل کو کیا خبر ہے کہ بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہو گئے

جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں
بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے

لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس
سورج کی شہ پہ تنکے بھی بے باک ہو گئے

بستی میں جتنے آب گزیدہ تھے سب کے سب
دریا کے رخ بدلتے ہی تیراک ہو گئے

سورج دماغ لوگ بھی ابلاغ فکر میں
زلف شب فراق کے پیچاک ہو گئے

جب بھی غریب شہر سے کچھ گفتگو ہوئی
لہجے ہوائے شام کے نمناک ہو گئے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ناٹک

رت بدلی تو بھنوروں نے تتلی سے کہا
آج سے تم آزاد ہو
پرواز کی ساری سمتیں تمہارے نام ہوئیں
جاؤ
جنگل کی مغرور ہوا کے ساتھ اڑو
بادل کے ہمراہ ستارے چھو آؤ
خوشبو کے بازو تھامو اور رقص کرو
رقص کرو
کہ اس موسم کے سورج کی کرنوں کا
تاج تمہارے سر ہے
لہراؤ
کہ ان راتوں کا چاند، تمہاری پیشانی پر اپنے ہاتھ سے دعا لکھے گا
گاؤ
ان لمحوں کی ہوائیں تم کو، تمہارے گیتوں پر سنگت دیں گی
پتے کرڑے بجائیں گے
اور پھولوں کے ہاتھوں میں دف ہو گا!

تتلی، معصومانہ حیرت سے سرشار
سیہ شاخوں کے حلقے سے نکلی
صدیوں کے جکڑے ہوئے ریشم پر پھیلائے۔ اور اڑنے لگی

کھلی فضا کا ذائقہ چکھا

نرم ہوا کا گیت سنا

ان دیکھے کہساروں کی قامت ناپی

روشنیوں کا لمس پیا

خوشبو کے ہر رنگ کو چھو کر دیکھا

لیکن رنگ، ہوا اور خوشبو کا وجدان ادھورا تھا

کہ رقص کا موسم ٹھہر گیا

رت بدلی

اور سورج کی کرنوں کا تاج پگھلنے لگا

چاند کے ہاتھ، دعا کے حرف ہی بھول گئے

ہوا کے لب برفیلے سموں میں نیلے پڑ کر اپنی صدائیں کھو بیٹھے

پتوں کی بانہوں کے سر بے رنگ ہوئے

اور تہوار گئے پھول کے ہاتھ

برف کی لہر کے ہاتھوں، تتلی کو لوٹ آنے کا پیغام گیا

بھنورے شبنم کی زنجیریں لے کر دوڑے

اور بے چین پروں میں ان چکھی پروازوں کی آشفتہ پیاس جلادی

اپنے کالے ناخنوں سے

تتلی کے پر نوچ کے بولے ___

احمق لڑکی

گھر واپس آ جاؤ

ناٹک ختم ہوا!

☆

خوشبو کی ترتیب، ہوا کے رقص میں ہے
میری نمو، میرے ہی جیسے شخص میں ہے

وہ میرا تن چھوئے من میں شعر اگائے
پیڑ کی ہریالی بارش کے لمس میں ہے

سوچ کا رشتہ سانس سے ٹوٹا جاتا ہے
نو سے زیادہ جبر فضا کے حبس میں ہے

دن میں کیسی لگتی ہوگی، سوچتی ہوں
ندی کا سارا حسن تو چاند کے عکس میں ہے

میری اچھائی تو سب کو اچھی لگی
اس کے پیار کا مرکز میرے نقص میں ہے

ایسی خالی نسل کے خواب ہی کیا ہوں گے
جس کی نیند کا سر چشمہ تک چرس میں ہے!

جنم

اب کے دیوالی، !
اس کے گھر بھی
میرے نام کا دیا جلا
جو اپنے دروازوں پر، میری دستک کو
ہوا شور سمجھتا تھا
ملن کی رُت کو برہ کی بھور سمجھتا تھا
سپنے تک میں چھو کر مجھ کو
خود کو چور سمجھتا تھا
چور نے مور کا جنم لیا ہے
سچی ہار کے سندر بن میں ناچ رہا ہے!

IqbalCyberLibrary
All rights reserved
©2002-2006

☆

کیا ڈوبتے ہوؤں کی صدائیں سمیٹتیں
سیلاب کی ساعتیں، آندھی کو رہن تھیں

کائی کی طرح لاشیں چٹانوں پہ اگ گئیں
زرخیزیوں سے اپنی پریشان تھی زمیں

پیڑوں کا ظرف وہ کہ جڑیں تک نکال دیں
پانی کی پیاس ایسی کہ بجھتی نہ تھی کہیں

بچوں کے خواب پی کے بھی حلقوم خشک تھے
دریا کی تشنگی میں بڑی وحشتیں رہیں

بارش کے ہاتھ چنتے رہے بستیوں سے خواب
نیندیں ہوائے تند کی موجوں کو بھا گئیں

ملبے سے ہر مکان کے نکلے ہوئے تھے ہاتھ
آندھی کو تھامنے کی بڑی کوششیں ہوئیں

تعویز والے ہاتھ مگرمچھ کے پاس تھے
تہہ سے دعا لکھی ہوئی پیشانیاں ملیں

موجوں کے ساتھ سانپ بھی پھنکارنے لگے
جنگل کی وحشتیں بھی سمندر میں مل گئیں

بس رقص پانیوں کا تھا وحشت کے راگ پر
دریا کو سب دھنیں تو ہواؤں نے لکھ کے دیں!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

سما کے ابر میں، برسات کی امنگ میں ہوں
ہوا میں جذب ہوں، خوشبو کے انگ انگ میں ہوں

فضا میں تیر رہی ہوں، صدا کے رنگ میں ہوں
لہو سے پوچھ رہی ہوں، یہ کس ترنگ میں ہوں

دھنک اترتی نہیں میرے خون میں جب تک
میں اپنے جسم کی نیلی رگوں سے جنگ میں ہوں

بہار نے میری آنکھوں پہ پھول باندھ دیے!
رہائی پاؤں تو کیسے، حصار رنگ میں ہوں

کھلی فضا ہے، کھلا آسماں بھی سامنے ہے
مگر یہ ڈر نہیں جاتا، ابھی سرنگ میں ہوں

ہوا گزیدہ بنفشے کے پھول کی مانند
پناہ رنگ سے بچ کر، پناہ سنگ میں ہوں

صدف میں اتروں تو پھر میں گہر بھی بن جاؤں
صدف سے پہلے مگر حلقہ نہنگ میں ہوں

نارسائی

تتلیاں
فصیلِ شب عبور کر کے
میری کورکوکھ کے لیے
پروں میں رنگ، آنکھ میں کرن لیے
کلائیوں سے ہو کے اب ہتھیلیوں تک آ گئیں
مگر
مری تمام انگلیاں کٹی ہوئی ہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

☆

رات کے زہر سے رسیلے ہیں
صبح کے ہونٹ کتنے نیلے ہیں

ریت پر تیرتے جزیرے ملیں
پانیوں پر ہوا کے ٹیلے ہیں

ریزگی کا عذاب سہنا ہے
خوف سے سارے پیڑ پیلے ہیں

ہجر، سناٹا، پچھلے پہر کا چاند
خود سے ملنے کے کچھ وسیلے ہیں

دستِ خوشبو کرے مسیحائی
ناخنِ گل نے زخم چھیلے ہیں

عشق سورج سے وہ بھی فرمائیں
جو شب تار کے رکھیلے ہیں

خوشبوئیں پھر بچھڑ نہ جائیں کہیں
ابھی آنچل ہوا کے گیلے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

میں جگنوؤں کی طرح رات بھر کا چاند ہوئی
ذرا سی دھوپ نکل آئی اور ماند ہوئی

حدودِ رقص سے آگے نکل گئی تھی کبھی
سو مورنی کی طرح عمر بھر کو راند ہوئی

مہِ تمام، ابھی چھت پہ کون آیا تھا
کہ جس کے آگے تری روشنی بھی ماند ہوئی

ٹکے کا چارہ نہ گیاں کو زندگی میں دیا
جو مر گئی ہے تو سونے کے مول ناند ہوئی

نہ پوچھ کیوں اسے جنگل کی رات اچھی لگی
وہ لڑکی جو کہ کبھی تیرے گھر کا چاند ہوئی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

وہ صورت آشنا میرا

میں اس کے سامنے
چپ رہ کے بھی یوں بات کرتی ہوں
کہ آنکھوں کا کوئی حرف بدن نا آشنا
آلودہ پیکر نہیں ہوتا
ہوا کی لہر پر جب گفتگو ہو
خواہ موسم پہ مرا اظہار ہو
یا ٹیلی وژن پر
وہ میرے لمحہ موجود کا دکھ جان لیتا ہے
مجھے پہچان لیتا ہے
مری ہر بات کا چہرہ چھو کر، دیکھنے پر بھی
وہ صورت آشنا میرا
مرے لہجوں کے پس منظر سمجھتا ہے!

بارش میں

زمین ہے
یا کہ کچے رنگوں کی ساری پہنے
گھنے درختوں کے نیچے کوئی شریر لڑکی
شریر تر پانیوں سے اپنا بدن چرائے _ چرا نہ پائے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ایک شعر

گھر کی ویرانی کی دوست
دیواروں پر اگتی گھاس!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

بسنت بہار کی نرم ہنسی

بسنت بہار کی نرم ہنسی
آنگن میں چھلکی
بھیگ گئی مری ساری
پھر ___ پروا کی شوخی
کیسے اپنا آپ سنبھالوں
آنچل سے تن ڈھانپوں ___ تو
زلفیں کھل جائیں
زلف سمیٹوں
تن چھلکے گا!

☆

اشک آنکھ میں پھر اٹک رہا ہے
کنکر سا کوئی کھٹک رہا ہے

میں اس کے خیال سے گریزاں
وہ میری صدا جھٹک رہا ہے

تحریر اسی کی ہے، مگر دل
خط پڑھتے ہوئے اٹک رہا ہے

ہیں فون پہ کس کے ساتھ باتیں
اور ذہن کہاں بھٹک رہا ہے

صدیوں سے سفر میں ہے سمندر
ساحل پہ تھکن ٹپک رہا ہے

اک چاند صلیبِ شاخِ گل پر
بالی کی طرح لٹک رہا ہے!

سفر

بارش کا اک قطرہ آ کر
میری پلک سے الجھا
اور آنکھوں میں ڈوب گیا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

ٹھہر جائے، مگر رات کٹے
کوئی صورت ہو کہ برسات کٹے

خوشبوئیں مجھ کو قلم کرتی گئیں
شاخ در شاخ مرے ہات کٹے

موجۂ گل ہے کہ تلوار کوئی
درمیاں سے ہی مناجات کٹے

حرف کیوں اپنے گنوائیں جا کر
بات سے پہلے جہاں بات کٹے

چاند! آ مل کے منائیں یہ شب
آج کی رات ترے سات کٹے

پورے انسانوں میں گھس آئے ہیں
سر کٹے، جسم کٹے، ذات کٹے

احتساب

ہوا __ جو گندم کی پہلی خوشبو کے لمس سے لے کے
کڑوے بارود کی مہک تک
زمیں کے ہمراہ رقص میں تھی
گماں یہ ہوتا ہے
اس رفاقت سے تھک چکی ہے
اور اپنی پازیب اُتار کر
اجنبی زمینوں کی سرد بانہوں میں سو رہی ہے
فضا میں سناٹا دم بخود ہے!
ہوا کی خفگی ہی بے سبب ہے
کہ ابنِ آدم نے اپنے نیپام سے بھی بڑھ کر
کوئی نیا بم بنا لیا ہے؟

ایک شعر

ہمارے عہد میں شاعر کے نرخ کیوں نہ بڑھیں
امیرِ شہر کو لاحق ہوئی سخن فہمی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

راتیں تو قافلوں کی معیت میں کاٹ لیں
جب روشنی بٹی تو کئی راہبر کھلے

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

ہوا سے جنگ میں ہوں، بے اماں ہوں
شکستہ کشتیوں پر بادباں ہوں

میں سورج کی طرح ہوں دھوپ اوڑھے
اور اپنے آپ پر خود سائباں ہوں

مجھے بارش کی چاہت نے ڈبویا
میں پختہ شہر کا کچا مکاں ہوں

خود اپنی چال الٹی چلنا چاہوں
میں اپنے واسطے خود آسماں ہوں

دعائیں دے رہی ہوں دشمنوں کو
اک ہمدرد پر نامہرباں ہوں

پرندوں کو دعا سکھلا رہی ہوں
میں بستی چھوڑ، جنگل کی اذاں ہوں

ابھی تصویر میری کیا بنے گی
ابھی تو کنیوس پر اک نشاں ہوں

خدا سے

میں پذیرائی کے آداب سے واقف
مگر
اب کے برس، میرے گھر
یا تو برسات آئے
یا مری تنہائی!

☆

مرجھانے لگی ہیں پھر خراشیں
آؤ کوئی زخم گر تلاشیں

ملبوس برہنہ کھیتوں کے
پیراہن ابر سے تراشیں

بادل ہیں کہ نیلی طشتری میں
رقصاں ہیں سفیدیوں کی قاشیں

پیڑوں کی قباہی تھی قیامت
اور اس پہ بہار کی تراشیں!

تاروں کی تو چال اور ہی تھی
جیتا کیے ہم اگرچہ تاشیں

اہرام ہے یا کہ شہر میرا
انسان ہیں یا حنوط لاشیں

سڑکوں پہ رواں، یہ آدمی ہیں
یا نیند میں چل رہی ہیں لاشیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

ضد

میں کیوں اس کو فون کروں!
اس کے بھی تو علم میں ہوگا
کل شب
موسم کی پہلی بارش تھی!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

چاند میری طرح پگھلتا رہا
نیند میں ساری رات چلتا رہا

جانے کس دکھ سے دل گرفتہ تھا
منہ پہ بادل کی راکھ ملتا رہا

میں تو پاؤں کے کانٹے چنتی رہی
اور راستہ بدلتا رہا

رات گلیوں میں جب بھٹکتی تھی
کوئی تو تھا جو ساتھ چلتا رہا

سرد رت میں، مسافروں کے لئے
پیڑ، بن کر الاؤ، جلتا رہا

موسمی بیل تھی میں سوکھ گئی
وہ تناور درخت، پھلتا رہا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

ق

دل، مرے تن کا پھول سا بچہ
پتھروں کے نگر میں پلتا رہا

نیند ہی نیند میں کھلونے لئے
خواب ہی خواب میں بہلتا رہا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

آزمائش

ڈیڑھ برس کے بعد
اچانک
وقت نے اپنا آئینہ پن دکھلایا
بچھڑے ہوؤں کو مدِ مقابل لے آیا
بہتی ہوا کے عکس بنانے والا ساحر
گونگی تصویروں کو اب آواز بھی دے!

آشیرباد

پھر مسیحائی دستگیر ہوئی
چن رہی ہوں تمہارے اشکوں کو
کس محبت سے یہ نئی لڑکی
میرے ہاتھوں کی کم سخن نرمی
دکھ تمہارے نہ بانٹ پائی مگر
اس کے ہاتھوں کی مہربانی کو
میری کم ساز آرزو کی دعا
اور یہ بھی کہ اس کی چارہ گری
عمر بھر ایسے سر اٹھا کے چلے
میری صورت کبھی نہ کہلائے
زخم پر ایک وقت کی پٹی!

Iqbal CyberLibrary.net All rights reserved. ©2006

پروردہ

لوگ کہتے ہیں ان دنوں چپ ہے
میرا قاتل ـــ
کہ اس کے خنجر کو
دھونے والی کنیز
چھپ چھپ کر
اب لہو کی زباں سے چاٹتی ہے!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

کہاں آرام لمحہ بھر رہا ہے
سفر میرا تعاقب کر رہا ہے

رہی ہوں بے اماں موسم کی زد پر
ہتھیلی پر ہوا کی، سر رہا ہے

میں اک نوزائیدہ چڑیا ہوں لیکن
پرانا، باز مجھ سے ڈر رہا ہے

پذیرائی کو میری، شہر گل میں
صبا کے ہاتھ میں پتھر رہا ہے

ہوائیں چھو کے رستہ بھول جائیں
مرے تن میں کوئی منتر رہا ہے

میں اپنے آپ کو ڈسنے لگی ہوں
مجھے اب زہر اچھا کر رہا ہے

کھلونے پا لیے ہیں میں لیکن
مرے اندر کا بچہ مر رہا ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نہ قرض ناخن گل، نام کو لوں
ہوا ہوں، اپنی گرہیں آپ کھولوں

تری خوشبو بچھڑ جانے سے پہلے
میں اپنے آپ میں تجھ کو سمو لوں

کھلی آنکھوں سے سپنے قرض لے کر
تری تنہائیوں میں رنگ گھولوں

ملے گی آنسوؤں سے تن کو ٹھنڈک
بڑی لو ہے، ذرا آنچل بھگو لوں

وہ اب میری ضرورت بن گیا ہے
کہاں ممکن رہا، اس سے نہ بولوں

میں چڑیا کی طرح دن بھر تھکی ہوں
ہوئی ہے شام تو کچھ دیر سو لوں

چلوں مقتل سے اپنے شام، لیکن
میں پہلے اپنے پیاروں کو تو رو لوں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

عمر بھر کے لئے اب تو سوئی کی سوئی ہی معصوم شہزادیاں رہ گئیں
نیند چنتے چنتے ہاتھ تھک گئے وہ بھی جب آنکھ کی سوئیاں رہ گئیں

لوگ گلیوں سے ہوکر گزرتے رہے، کوئی ٹھٹکا، نہ ٹھہرا، نہ واپس ہوا
ادھ کھلی کھڑکیوں سے لگی، شام تکتی ہوئی لڑکیاں رہ گئیں

پاؤں چھو کر پجاری الگ ہو گئے، نیم مندر کی تنہائی میں
آگ بنتی ہوئی تن کی نوخیز، خوشبو سمیٹے ہوئے دیویاں رہ گئیں

وہ ہوا تھی کہ کچے مکانوں کی چھت اڑ گئی اور مکیں لاپتہ ہو گئے
اب تو موسم کے ہاتھوں (خزاں میں) اجڑنے کو بس خواب کی بستیاں رہ گئیں

آخرکار لو وہ بھی رخصت ہوا، ساری سکھیاں بھی اب اپنے گھر کی ہوئیں
زندگی بھر کو فنکار سے گفتگو کے لیے صرف تنہائیاں رہ گئیں

شہر گل میں ہواؤں نے چاروں طرف، اس قدر ریشمیں جال پھیلا دیے
تھرتھراتے پروں میں شکستہ اڑانیں سمیٹے ہوئے تتلیاں رہ گئیں

اجنبی شہر کی اولیں شام ڈھلنے لگی، پرسہ دینے جو آئے ۔ گئے
جلتے خیموں کی بجھتی ہوئی راکھ پر بال کھولے ہوئے بیبیاں رہ گئیں

☆

جانے پھر اگلی صدا کس کی تھی
نیند نے آنکھ پہ دستک دی تھی

موج در موج ستارے نکلے
جھیل میں چاند کرن اتری تھی

پریاں آئی تھیں کہانی کہنے
چاندنی رات نے لوری دی تھی

بات خوشبو کی طرح پھیل گئی
پیرہن میرا، شکن تیری تھی

آنکھ کو یاد ہے وہ پل اب بھی
نیند جب پہلے پہل ٹوٹی تھی

عشق تو خیر تھا اندھا لڑکا
حسن کو کون سی مجبوری تھی

کیوں وہ بے سمت ہوا، جب میں
اس کے بازو پہ دعا باندھی تھی

گلہ

اے خدا

میری آواز سے ساحری چھین کر

تو نے سانپوں کی بستی میں کیوں مجھ کو پیدا کیا!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

دکھ نوشتہ ہے تو آندھی کو لکھا! آہستہ
اے خدا اب کے چلے زرد ہوا، آہستہ

خواب جل جائیں، مری چشم تمنا بجھ جائے
بس ہتھیلی سے اڑے رنگ حنا، آہستہ!

زخم ہی کھولنے آئی ہے تو عجلت کیسی
چھو مرے جسم کو، اے باد صبا! آہستہ!

ٹوٹنے اور بکھرنے کا کوئی موسم ہو
پھول کی ایک دعا، موج ہوا! آہستہ

جانتی ہوں کہ بچھڑنا تری مجبوری ہے
پر مری جان ملے مجھ کو سزا آہستہ

مری چاہت میں اب سوچ کا رنگ آنے لگا
اور ترا پیار بھی شدّت میں ہُوا آہستہ

نیند پر جال سے پڑنے لگے آوازوں کے
اور پھر ہونے لگی تیری صدا آہستہ

رات جب پھول کے رخسار پہ دھیرے سے جھکی
''چاند نے جھک کے کہا، اور ذرا آہستہ!''

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

منظر ہے وہی ٹھٹھک رہی ہوں
حیرت سے پلک جھپک رہی ہوں

یہ تو ہے کہ میرا واہمہ ہے!
بند آنکھوں سے تجھ کو تک رہی ہوں

جیسے کہ کبھی نہ تھا تعارف
یوں ملتے ہوئے جھجک رہی ہوں

پہچان! میں تیری روشنی ہوں
اور تیری پلک پلک رہی ہوں

کیا چین ملا ہے ــــــ سر جو اس کے
شانوں پہ رکھے سسک رہی ہوں

پتھر پہ کھلی، پہ چشم گل میں
کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہوں

جگنو کہیں تھک کے گر چکا ہے
جنگل میں کہاں بھٹک رہی ہوں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

گڑیا مری سوچ کی چھنی کیا
بچی کی طرح بلک رہی ہوں

اک عمر ہوئی ہے خود سے لڑتے
اندر سے تمام تھک رہی ہوں

رس پھر سے جڑوں میں جا رہا ہے
میں شک پہ کب سے پک رہی ہوں

تخلیق جمال فن کا لمحہ!
کلیوں کی طرح چٹک رہی ہوں

☆

ڈھونڈا کیے ہاتھ جگنوؤں کے
میلے سے بچھڑ کے آنسوؤں کے

اک رات کھلا تھا اس کا وعدہ
آنگن میں ہجوم خوشبوؤں کے

شہروں سے ہوا جو ہو کے آئی
رم چھننے لگے ہیں آہوؤں کے

کس بات پہ کائنات تج دیں
کھلتے نہیں بھید سادھوؤں کے

تنہا مری ذات دستِ شب میں
اطراف میں خیمے بدوؤں کے!

یہ بول ہوا کے لب پہ ہیں ـــــــ یا
منتر ہیں قدیم جادوؤں کے!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

اب کیا جو تیرے پاس آؤں
کس مان پہ تجھ کو آزماؤں

زخم اب کے تو سامنے سے کھاؤں
دشمن سے نہ دوستی بڑھاؤں

تتلی کی طرح جو اڑ چکا ہے
وہ لمحہ کہاں سے کھوج لاؤں

گروی ہیں سماعتیں بھی اب تو
کیا تیری صدا کو منہ دکھاؤں

اے میرے لیے نہ دکھنے والے!
کیسے ترے دکھ سمیٹ لاؤں

یوں تیری شناخت مجھ میں اترے
پہچان تک اپنی بھول جاؤں

تیرے ہی بھلے کو چاہتی ہوں
میں تجھ کو کبھی نہ یاد آؤں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

قامت سے بڑی صلیب پا کر
دکھ کو کیوں کر گلے لگاؤں

دیوار سے بیل بڑھ گئی ہے
پھر کیوں نہ ہوا میں پھیل جاؤں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

اندر سے شکست وہ بھی نکلا
لیکن وہی بانکپن سمیٹے

شام آئے تو ہم بھی گھر کو لوٹیں
چڑیوں کی طرح تھکن سمیٹے

خود جنگ سے دست کش تھے ہم لوگ
جذبات میں ایک رن سمیٹے

آنکھوں کے چراغ ہم بجھا دیں
سورج بھی مگر کرن سمیٹے

کس پیار سے مل رہے ہیں کچھ لوگ
چمکیلے بدن میں پھن سمیٹے

پھر ہونے لگی ہوں ریزہ ریزہ
آئے مجھے میرا فن سمیٹے

غیروں کے لیے بکھر گئی تھی
اب مجھ کو مرا وطن سمیٹے

وہ شہر میں ہے، یہی بہت ہے
کس نے کہا، میرے گھر ٹھہرے

چاند اس کے نگر میں کیا رکا ہے
تارے بھی تمام ادھر ٹھہرے

ہم خود ہی تھے سوختہ مقدر
ہاں! آپ ستارہ گر ٹھہرے

میرے لیے منتظر ہو وہ بھی
چاہے سرِ رہگذر ٹھہرے

پازیب سے پیار تھا سو میرے
پاؤں میں سدا بھنور ٹھہرے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

اب کیسی پردہ داری، خبر عام ہو چکی
ماں کی ردا تو، دن ہوئے، نیلام ہو چکی

اب آسماں سے چادرِ شب آئے بھی تو کیا
بے چادری زمین پہ الزام ہو چکی

اجڑے ہوئے دیار پہ پھر کیوں نگاہ ہے
اس کشت پر تو بارشِ اکرام ہو چکی

سورج بھی اس کو ڈھونڈ کے واپس چلا گیا
اب ہم بھی گھر کو لوٹ چلیں، شام ہو چکی

شملے سنبھالتے ہی رہے مصلحت پسند
ہونا تھا جس کو پیار میں بدنام ہو چکی

آنکھیں ہیں اور صبح تلک تیرا انتظار
مشعل بدست رات ترے نام ہو چکی

کوہِ ندا سے بھی سخن اترے اگر، تو کیا
نا سامعوں میں حرمتِ الہام ہو چکی!

پانی پر بھی زادِ سفر میں پیاس تو لیتے ہیں
چاہنے والے ایک دفعہ بن باس تو لیتے ہیں

ایک ہی شہر میں رہ کر جن کو اذنِ دید نہ ہو
یہی بہت ہے، ایک ہوا میں سانس تو لیتے ہیں

رستہ کتنا دیکھا ہوا ہو، پھر بھی شاہ سوار
ایڑ لگا کر اپنے ہاتھ میں راس تو لیتے ہیں

پھر آنگن دیواروں کی اونچائی میں گم ہوں گے
پہلے پہل گھر اپنوں کے پاس تو لیتے ہیں

یہی غنیمت ہے کہ بچے خالی ہاتھ نہیں ہیں
اپنے پرکھوں سے دکھ کی میراث تو لیتے ہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ردا کے ساتھ لٹیرے کو زاد رہ بھی دیا
تری فراخ دلی میرے ویر ایسی تھی

کبھی نہ چاہنے والوں کا خوں بہا مانگا
نگار شہر سخن بے ضمیر ایسی تھی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

میرے چھوٹے سے گھر کو یہ کس کی نظر، اے خدا! لگ گئی
کیسی کیسی دعاؤں کے ہوتے ہوئے بددعا لگ گئی

ایک بازو بریدہ شکستہ بدن قوم کے باب میں
زندگی کا یقیں کس کو تھا، بس یہ کہیے، دوا لگ گئی

جھوٹ کے شہر میں آئینہ کیا لگا، سنگ اٹھائے ہوئے
آئینہ ساز کی کھوج میں جیسے خلقِ خدا لگ گئی

جنگلوں کے سفر میں آسیب سے بچ گئی تھی، مگر
شہر والوں میں آتے ہی پیچھے یہ کیسی بلا لگ گئی

نیم تاریک تنہائی میں سرخ پھولوں کا بن کھل اٹھا
ہجر کی زرد دیوار پر تیری تصویر کیا لگ گئی

وہ جو پہلے گئے تھے، ہمیں ان کی فرقت ہی کچھ کم نہ تھی
جان! کیا تجھ کو بھی شہرِ نامہرباں کی ہوا لگ گئی؟

دو قدم چل کے ہی چھاؤں کی آرزو سر اٹھانے لگی
میرے دل کو بھی شاید ترے حوصلوں کی ادا لگ گئی

میز سے جانے والوں کی تصویر کب ہٹ سکی تھی مگر
درد بھی جب تھا، آنکھ بھی جب ذرا لگ گئی!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

وہی پرند کہ کل گوشہ گیر ایسا تھا
پلک جھپکتے، ہوا میں لکیر ایسا تھا

اسے تو دوست کے ہاتھوں کی سوجھ بوجھ بھی تھی
خطا نہ ہوتا کسی طور، تیر ایسا تھا

پیام دینے کا موسم نہ ہم نوا پا کر
پلٹ گیا دبے پاؤں، سفیر ایسا تھا

کسی بھی شاخ کے پیچھے پناہ لیتی میں
مجھے وہ توڑ ہی لیتا، شریر ایسا تھا

ہنسی کے رنگ بہت مہرباں تھے لیکن
اداسیوں سے ہی نبھتی، خمیر ایسا تھا

ترا کمال کہ پاؤں میں بیڑیاں ڈالیں
غزال شوق کہاں کا اسیر ایسا تھا!

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

ایک ننھی سی امید

اب تو شہر میں لوٹ آئے ہو
اب تو سب لمحے اپنے ہیں
کیا اب بھی کم فرصت ہو؟
ہاں _ لمحوں کی تیز روی نے مجھ کو بھی سمجھایا ہے
دن کے شور میں اپنی صدا گم رہتی ہے
لیکن شام کا لہجہ تو سرگوشی ہے
جم خانے کی گہری رات کی انگوری باہوں میں آنے سے پہلے
جب وہسکی آنکھوں میں ستارے بھر دے
اور سرشاری
بھولے بھٹکے رستوں کے وہ سارے چراغ جلا دے
جو تم ہوا سے لڑ کر روشن رکھا کرتے تھے
کیا کوئی کرن _ ننھی سی کرن _ میری ہوگی؟

گوری کرت سنگھار

بال بال موتی چمکائے
روم روم مہکار

مانگ سیندور کی سندرتا سے
چمکے چندن وار

جوڑے میں جوہی کی بینی
بانہہ میں ہار سنگھار

کان میں جگ مگ بالی پتہ
گلے میں جگنو ہار

صندل ایسی پیشانی پر
بندیا لائی بہار

سبز کٹار اسی آنکھوں میں
کجرے کی ور دھار

گالوں کی سرخی میں جھلکے
ہردے کا اقرار

ہونٹ پہ کچھ پھولوں کی لالی
کچھ ساجن کے کار

کسا ہوا کیسری شلوکا
چنری دھاری وار

ہاتھوں کی اک اک چوڑی میں
موہن کی جھنکار

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

سہج چلے، پھر بھی پائل میں

بولے پی کا پیار

اپنا آپ درپن میں دیکھے

اور شرمائے نار

نار کے روپ کو انگ لگائے

دھڑک رہا سنسار

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

تتلیوں کی بے چینی آ بسی ہے پاؤں میں
ایک پل کو چھاؤں میں اور پھر ہواؤں میں

جن کے کھیت اور آنگن ایک ساتھ اجڑے ہیں
کیسے حوصلے ہوں گے ان غریب ماؤں کے

صورتِ رفو کرتے، سر نہ یوں کھلا رکھتے
جوڑ کب نہیں ہوتے، ماؤں کی رداؤں میں

آنسوؤں میں کٹ کٹ کر کتنے خواب گرتے ہیں
اک جوان میت آ رہی ہے گاؤں میں

اب تو ٹوٹی کشتی بھی آگ سے بچاتے ہیں
ہاں کبھی تھا نام اپنا بخت آزماؤں میں

ابر کی طرح ہے وہ یوں نہ چھو سکوں لیکن
ہاتھ جب بھی پھیلائے آ گیا دعاؤں میں

جگنوؤں کی شمعیں بھی راستے میں روشن ہیں
سانپ ہی نہیں ہوتے ذات کی گپھاؤں میں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

☆

شوقِ رقص سے جب تک انگلیاں نہیں کھلتیں
پاؤں سے ہواؤں کے، بیڑیاں نہیں کھلتیں

پیڑ کو دعا دے کر کٹ گئی بہاروں سے
پھول اتنے بڑھ آئے، کھڑکیاں نہیں کھلتیں

پھول بن کی سیروں میں اور کون شامل تھا
شوخیٔ صبا سے تو بالیاں نہیں کھلتیں

حسن کے سمجھنے کو عمر چاہیے جاناں
دو گھڑی کی چاہت میں لڑکیاں نہیں کھلتیں

کوئی موجہ شیریں چوم کر جگائے گی!
سورجوں کے نیزوں سے سیپیاں نہیں کھلتیں

ماں سے کیا کہیں گی دکھ ہجر کا کہ خود پر بھی
اتنی چھوٹی عمروں کی بچیاں نہیں کھلتیں

شاخ شاخ سرگرداں، کس کی جستجو میں ہیں
کون سے سفر میں ہیں، تتلیاں نہیں کھلتیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

آدھی رات کی چپ میں کس کی چاپ ابھرتی ہے
چھت پہ کون آتا ہے، سیڑھیاں نہیں کھلتیں

پانیوں کے چڑھنے تک حال کہہ سکیں اور
کیا قیامتیں گزریں، بستیاں نہیں کھلتیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

مٹی کی گواہی خوں سے بڑھ کر
آئی ہے عجب گھڑی وفا پر

کس خاک کی کوکھ سے جنم لیں
آئے ہیں جو اپنے بیج کھو کر

کانٹا بھی یہاں کا برگ تر ہے
باہر کی کلی ببول تھوہر

قلموں سے لگے ہوئے شجر ہم
پل بھر میں ہوں کس طرح ثمر ور

کچھ پیڑ زمین چاہتے ہیں
بیلیں تو نہیں اگیں ہوا پر

اس نسل کا ذہن کٹ رہا ہے
اگلوں نے کٹائے تھے فقط سر

پتھر بھی بہت حسیں ہیں لیکن
مٹی سے ہی بن سکیں گے کچھ گھر

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ہر عشق گواہ ڈھونڈتا ہے
جیسے کہ نہیں یقین خود پر

بس ان کے لیے نہیں جزیرہ
پیر آئے جو کھولتے سمندر

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

بچپنا

ننھا شگوفہ
شاخ سے ہاتھ چھڑا کر
ہوا کی بات میں آ کر
بارش کے میلے میں گیا
اور اپنے آپ سے بچھڑ گیا!

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال اردو سائبر لائبریری
©2002-2006

نذرِ حضرت امیر خسرو

(پوربی)

پردیسی کب آؤگے؟

سورج ڈوبا شام ہو گئی
تن میں چنبیلی پھولی
من میں روگ لگانے والے
میں کب تجھ کو بھولی
کب تک آنکھ چراؤگے؟
پردیسی، کب آؤگے؟

سانجھ کی چھاؤں میں تیری چھایا
ڈھونڈتی جائے داسی
بھرے ماگھ میں کھوجے تجھ کو
تم درشن کی پیاسی
جیون بھر ترساؤگے
پردیسی کب آؤگے؟

بھیروں ٹھاٹھ نے انگ بنایا
وادی سُر ______ گندھار
سمواادی کو نکھار درنگ دے
شُدھ مدھم سنگھار
تم کب تلک لگاؤگے؟

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

پردیسی، کب آؤ گے؟

ہاتھ کا پھول، گلے کی مالا

مانگ کا سرخ سیندور

سب کے رنگ ہیں پھیکے پرانے

ساجن جب تک دور

روپ نہ میرا سجاؤ گے؟

پردیسی، کب آؤ گے؟

ہر آہٹ پر کھڑکی کھولی

ہر دستک پر آنکھ

چاند نہ میرے آنگن اترا

سپنے ہو گئے راکھ

ساری عمر جلاؤ گے؟

پردیسی کب آؤ گے؟

رقص

آئینہ سے فرش پر،
ٹوٹے بدن کا عکس،

آدھے چاند کی صورت لرزتا ہے
ہوا کے وائلن کی نرم موسیقی
خنک تاریکیوں میں
چاہنے والوں کی سرگوشی کی صورت بہہ رہی ہے
اور ہجومِ ناشناساں سے پرے
نسبتاً کم بولتی تنہائی میں
اجنبی ساتھی نے میرے دل کی ویرانی کا ماتھا چوم کر
مجھ کو یوں تھاما ہوا ہے
جیسے میرے سارے دکھ اب اس کے شانوں کے لیے ہیں!
دونوں آنکھیں بند کر کے
میں نے بھی اب بازوؤں پر تھک کر یوں سر رکھ دیا ہے
جیسے غربت میں اچانک چھاؤں پا کر راہ گم گشتہ مسافر پیڑ
سے سر ٹیک دے!
خواب صورت روشنی
اور ساز کی دلدار لے
اس کی سانسوں سے گزر کر
میرے خوں کی گردشوں میں سبز تارے بو رہی ہے
رات آنکھوں کے ڈورے بھی گلابی ہو رہے ہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ایک بری عورت

وہ اگرچہ مطربہ ہے
لیکن اس کے دام صوت سے زیادہ
شہر اس کے جسم کا اسیر ہے
وہ آگ میں گلاب گوندھ کر کمالِ آذری سے پہلوی تراش
پانے والا جسم
جس کو آفتاب کی کرن جہاں سے چومتی ہے
رنگ کی پھوار پھوٹتی ہے!
اس کے حسنِ بے پناہ کی چمک
کسی قدیم لوک داستان کے جمال کی طرح
تمام عمر اک شعور کی اسیر رنگ رکھتی ہے!
گئے زمانوں میں کسی پری کو مڑ کے دیکھنے سے لوگ
باقی عمر قید سنگ کاٹتے تھے
یاں ــــ سزائے بازدید آگ ہے!
یہ آزمائش شکیب ناصحاں و امتحانِ زہد واعظاں
دریچہ مراد کھول کر ذرا جھکے
تو شہر عاشقاں کے سارے سبز خط
خدائے تن سے،
شب عذار ہونے کی دعا کریں
جواں لہو کا ذکر کیا
یہ آتشہ تو

پیر سال خوردہ کو صبح خیز کر دے!
شہر اس کی دلکشی کے بوجھ سے چیخ رہا ہے
کیا عجیب حسن ہے،
کہ جس سے ڈر کے مائیں اپنی کوکھ جائیوں کو،
کوڑھ صورتی کی بددعائیں دے رہی ہیں
کنواریاں تو کیا
کہ کھیلی کھائی عورتیں بھی جس کے سائے سے پناہ مانگتی ہیں
بیاہتا دلوں میں اس کا حسن خوف بن کے یوں دھڑکتا ہے
کہ گھر کے مرد شام تک نہ لوٹ آئیں تو
وفا شعار بیبیاں دعائے نور پڑھنے لگتی ہیں!
کوئی برس نہیں گیا،
کہ اس کے قرب کی سزا میں
شہر کے سبھی قد اں
نہ قامتِ صلیب کی قبا ہوئے
وہ نہر جس پہ ہر سحر یہ خوش جمال بال دھونے جاتی ہے
اسے فقیہ شہر نے نجس قرار دے دیا
تمام نیک مرد اس سے خوف کھاتے ہیں
اگر بکار خسروی
کبھی کسی کو اس کی راندہ جہاں کی گلی سے ہو کے جانا ہو
تو سب کلاہ دار،
اپنی عصمتیں بچائے یوں نکلتے ہیں
کہ جیسے اس گلی کی ساری کھڑکیاں

زنانِ مصر کی طرح سے ان کے پچھلے دامنوں کو کھینچنے لگی ہیں
یہ گئی اماوسوں کی ذکر ہے
کہ ایک شام گھر کو لوٹتے ہوئے میں راستے بھٹک گئی
مری تلاش مجھ کو جنگلوں میں لا کے تھک گئی
میں راہ کھوجتی ہی رہ گئی
اس ابتلا میں چاند سبز چشم ہو چکا تھا
جگنوؤں سے کیا امید باندھتی
مہیب شب ہراس بن کے جسم و جاں پہ یوں اتر رہی تھی
جیسے میرے روئیں روئیں میں
کسی بلا کا ہاتھ سرسرا رہا ہو
زندگی میں _ خامشی سے اتنا ڈر کبھی نہیں لگا!
کوئی پرند پاؤں بھی بدلتا تھا تو نبض ڈوب جاتی تھی
میں ایک آسمان چشیدہ پیڑ کے سیہ تنے سے سر ٹکائے
تازہ پتے کی طرح لرز رہی تھی
ناگہاں کسی گھنیری شاخ کو ہٹا کر
روشنی کے دو الاؤ یوں دہک اٹھے
کہ ان کی آنچ میرے ناخنوں تک آ رہی تھی _
ایک جست _

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

دعا

چاندنی،
اس دریچے کو چھو کر
مرے نیم روشن جھروکے میں آئے، نہ آئے
مگر
میری پلکوں کی تقدیر سے نیند چنتی رہے
اور اس آنکھ کے خواب بنتی رہے!

---------- ختم شد ---------------

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006